

## 6 بیرونی شعبہ

### 6.1 عمومی جائزہ

پاکستان کا بیرونی حسابات کا جو توازن مالی سال 2009ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں تیزی سے بگڑ گیا تھا، اگلے مہینوں کے دوران اس میں خاصی بہتری آ گئی (دیکھئے جدول 6.1) کیونکہ جاری حسابات کے خسارے کم ہوئے اور مالی رقوم کی آمد میں کچھ اضافہ ہوا۔ اس سے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھے اور روپے کی قدر میں مالی سال 2009ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں جو کمی آئی تھی وہ بھی کسی حد تک بحال ہو گئی (دیکھئے شکل 6.1)۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ بیرونی حسابات کے مجموعی خسارے میں مالی سال کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران ہونے والی 83.9 فیصد نمو بڑی حد تک ابتدائی چار ماہ میں وقوع پذیر ہوئی۔

جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ			
ارب امریکی ڈالر			
مئی 08ء	مئی 09ء	جولائی تا فروری	نومبر تا فروری
الف۔ جاری حسابات کا توازن			
(i) تجارتی توازن	-8.6	-5.7	-7.5
برآمدات	-9.3	-5.9	-8.9
سال بسال (%)	12.5	6.3	13.0
درآمدات	13.8	14.3	4.3
سال بسال (%)	21.8	12.2	21.9
(ii) کا دیدہ توازن	20.8	37.6	0.5
ترسیلات	0.6	0.3	1.4
ب۔ مالی سرمائے کا توازن	4.1	2.0	4.9
(i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	5.1	1.8	2.5
(ii) بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری	2.8	1.2	2.8
(iii) دیگر سرمایہ کاری	0.1	-0.2	-0.9
ج۔ اغلاط اور بھول چوک	2.2	0.7	0.5
د۔ مجموعی توازن	0.7	0.9	-0.2
	-2.8	-3.0	-5.2
	0.1		

جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء میں معاشی

صورتحال درآمدی نمو کے تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے خراب ہوئی جس کی بنیادی وجہ بلند درآمدی اخراجات تھے۔ اسی طرح صورتحال میں بہتری بھی ان ہی دو عوامل کی وجہ سے آئی، یعنی درآمدات کم ہوئیں (کیونکہ زری تختی اور کمزور روپے کے باعث طلب سکرنگی) اور درآمداتی اشیاء کی قیمتیں بھی نمایاں طور پر کم ہوئیں (دیکھئے جدول 6.2)۔ درآمدی بل میں کمی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نومبر تا فروری مالی سال 09ء کے دوران اس میں سال بسال 27.6 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں نمو 37.6 فیصد رہی تھی (دیکھئے جدول 6.1)۔

درآمدی بل میں کمی کے ساتھ ساتھ ترسیلات زر میں بھی اضافہ ہوا جس سے جاری حسابات کا خسارہ کم کرنے میں مدد ملی، تاہم ان سازگار حالات سے حاصل ہونے والے بعض فوائد برآمدات کی کمزور نمو اور زرمبادلہ کی آمد کم ہونے کے نتیجے میں زائل ہو گئے۔

اسی طرح مالی رقوم کی آمد جو رواں مالی سال کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں رک گئی تھی، نومبر میں پاکستان کے اقتصادی پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی حمایت ملنے کے بعد کسی حد تک بحال ہو گئی (دیکھئے شکل 6.2)۔ آئی ایم ایف کی حمایت نے غیر ملکی رقوم کی آمد پر دو طرح سے اثر ڈالا۔

جدول 6.2: بیرونی حسابات میں حالیہ بہتری میں کارفرما عوامل

نمبر تا جنوری	جولائی تا جنوری	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
نئی شعبے کے قرض کی نمو	10.9	9.9	5.5	8.2	1.4	
پٹرولیم کی درآمدات کی قیمت (ڈالر فی میٹرک ٹن)	449	508	654	529.3	412	
گندم کی درآمدات کی قیمت (ڈالر فی میٹرک ٹن)	277	463	406	460.8	377	
پام آئل کی درآمدات کی قیمت (ڈالر فی میٹرک ٹن)	483	805	907	833.6	647	
پاکستان کی جی ڈی پی نمو	6.8	5.8	2.5	-	-	
روپیہ کی قدر بھٹا ڈالر (اضافہ + کمی -)	-0.9	-3.5	-13.6	-	-	
چاول کی پیداوار (ملین ٹن)*	5.4	5.6	6.5	-	-	
ایس ایچ ڈی بیرونی کرنسی درجہ بندی	B+	B	CCC+	B+	CCC+	

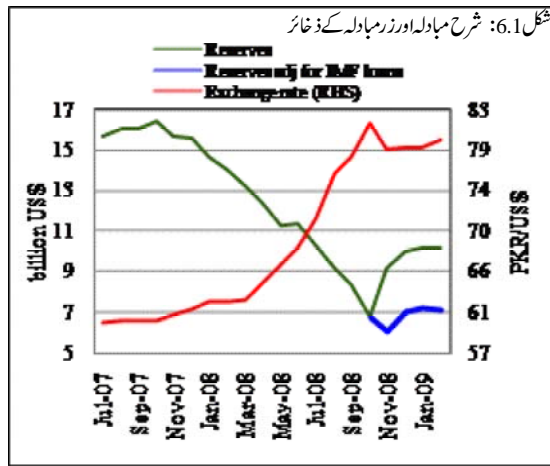
پ: پیش گوئی

\*: یور مالی سال

ایک طرف اس نے شرح مبادلہ کو مستحکم کرنے میں مدد دی جس سے ایف ای-25 قرضوں کی ادائیگی میں کمی آگئی اور واجب الادا برآمدی بل روکے رکھنے کی حوصلہ شکنی ہوئی۔ دوسری طرف اس سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد کسی حد تک بحال ہونے میں بھی مدد ملی اور دوطرفہ اور کثیر طرفہ قرضے ملنے لگے۔<sup>1</sup> اس کے نتیجے میں مالی حسابات میں فاضل رقم جو رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر 10.5 ارب ڈالر کی معمولی سطح پر تھی، بڑھ کر نومبر تا فروری عرصے میں 1.9 ارب ڈالر ہو گئی۔<sup>2</sup>

مستقبل کے لیے ممکنہ خطرات

جن دو چیزوں نے پاکستان کی برآمدات پر حالیہ عرصے میں بے حد منفی اثرات مرتب کیے ہیں ان میں بڑی برآمدی منڈیوں میں کساد بازاری کی وجہ سے پاکستانی مصنوعات کی قیمت اور طلب میں ہونے والی کمی، اور اس پر مستزاد ملک میں بجلی کی قلت ہے۔ بالخصوص رواں مالی سال نومبر تا فروری پاکستان کی برآمدات 7 فیصد کم ہو گئیں جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 14.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا تھا۔



اس کے علاوہ کارکنوں کی ترسیلات جن کی نمو اب تک شاندار رہی، عالمی کساد بازاری کے باعث درمیانی سے طویل مدت میں متاثر ہونے کا

<sup>1</sup> اسٹینڈرڈ اینڈ پورز نے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ 18 دسمبر 2008ء کو CCC+ سے بڑھا کر CCC+ کر دی۔

<sup>2</sup> آئی ایم ایف کی طرف سے ملنے والا تعاون سرمائے اور مالی کھاتے کی آمد میں شامل نہیں ہے۔

**جدول 6.3: پاکستان کے بیرونی حسابات کو درپیش ممکنہ خطرہ**

2007ء	2008ء	2009ء
عالمی جی ڈی پی شرح نمو**	5.2	0.5
امریکہ**	2	-1.6
یورپی یونین**	2.6	-2.0
ترقی یافتہ معیشتوں کی درآمدی نمو**	4.5	-3.1
عالمی شرح بیرونی گاری*	5.7	6.1-7.1
ترقی یافتہ معیشتوں اور یورپی یونین*	5.7	6.6-7.9
مشرق وسطیٰ*	9.4	9.3-11.0
ای ایم بی آئی ریاستی تفاوت		
بجلی کی قلت		
گئے کی پیداوار (ملین ٹن)***	54.7	52.1
عالمی سیالیٹ (ٹی ای ڈی تفاوت) <sup>1</sup>	1.2	1.0

\* عالمی روزگار کے رجحانات پر بین الاقوامی ادارہ محنت کی رپورٹ، جنوری 2009ء

\*\* ورلڈ ایکٹس آف ٹریڈ اپ ڈیٹ جنوری 2009ء

\*\*\* مالی سال

پ: پیش گوئی

<sup>1</sup> ٹی ای ڈی تفاوت مالی منڈیوں میں قرض کے دباؤ کا ایک پیمانہ ہے۔ عموماً ٹی ای ڈی تفاوت 0.5 فیصد سے کم ہوتا ہے۔ چنانچہ زیادہ تفاوت ہوگا خطرہ قرض کا شدت بھی اتنا ہی ہوگا۔

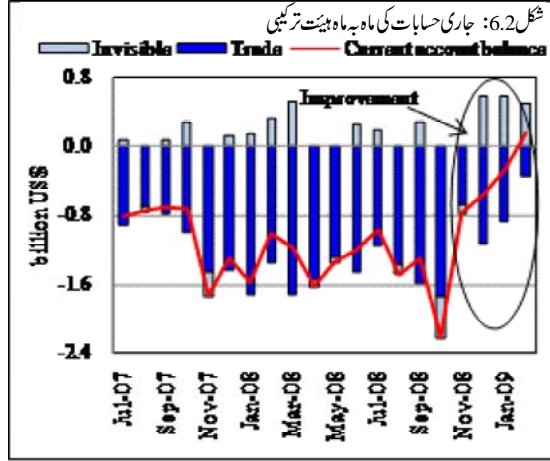
خوشہ ہے (دیکھئے جدول 6.3)۔ مثال کے طور پر تیل کی قیمتوں میں تیز رفتار کمی سے خلیجی علاقے میں مزید تارکین کی طلب گھٹ سکتی ہے، جبکہ پاکستان کی 50 فیصد سے زائد ترسیلات اسی علاقے سے آتی ہیں۔ اسی طرح کارکنوں کی ایک تہائی کے لگ بھگ ترسیلات امریکہ سے آتی ہیں اور وہاں شدید کساد بازاری کے باعث اگلے مہینوں کے دوران ترسیلات زرمناثر ہو سکتی ہیں۔ تاہم توقع ہے، ترسیلات زرمیزبان ملکوں میں کساد بازاری کا کچھ عرصے تک مقابلہ کر سکیں گی (دیکھئے پاکس 6.1)۔ اسی طرح، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی معقول واپسی سے قطع نظر مجموعی بیرونی سرمایہ کاری میں مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے میں (بنیادی طور پر جزدانی سرمایہ کاری سے قوم کے اخراج کی وجہ سے) کمی آئی، جبکہ اس دوران اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی کمزور، امن وامان کی صورتحال خراب اور عالمی منڈی میں سیالیت کا بحران موجود رہا اور یورو بانڈ کی ادائیگی کی گئی۔ چونکہ پاکستان میں ایک تہائی سے زائد بیرونی سرمایہ کاری امریکہ سے آتی ہے، اور امریکہ حالیہ مالی بحران سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے، چنانچہ اگلے مہینوں میں ان قوم کی آمد میں نمایاں بہتری کے امکانات روشن نہیں ہیں (دیکھئے جدول 6.4)۔

ان حالات میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں نمو کو برقرار رکھنا خاصا دشوار ہوگا۔ چنانچہ پاکستان آنے والی بیرونی رقم کو لاحق خطرات کم

جدول 6.4: امریکہ کی کساد بازاری سے ممکنہ طور پر متاثر ہونے والی اہم قوم

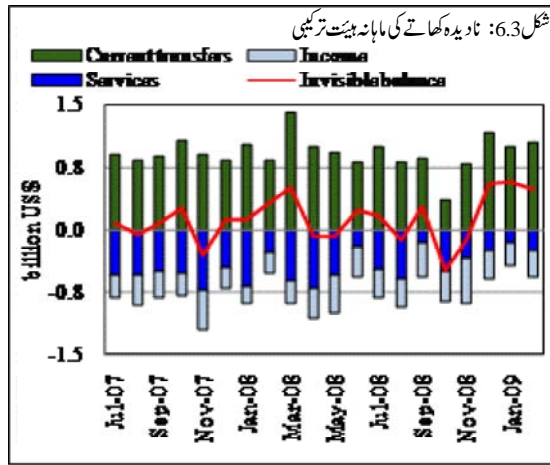
ملین ڈالر

	جولائی تا جنوری 08ء			جولائی تا جنوری 09ء			سال بسال فیصد تبدیلی	
	کل	امریکہ	امریکی حصہ (فیصد)	کل	امریکہ	امریکی حصہ (فیصد)	کل	
برآمدات بی او پی	10.9	2.2	20.3	11.5	2.2	19.2	5.5	-0.7
ترسیلات	3.6	1.0	28.3	4.3	1.0	24.1	18.0	0.3
بیرونی نجی سرمایہ کاری جس میں:	2.5	1.2	47.9	2.3	0.3	13.7	-10.6	-74.4
براہ راست سرمایہ کاری	2.6	1.0	37.5	2.6	0.5	20.2	1.3	-45.4
جزدانی سرمایہ کاری	0.0	0.3	-	-0.3	-0.2	66.1	-	-182.9
مجموعی بہاؤ	17.0	4.5	26.1	18.0	3.5	19.6	5.8	-20.6



کرنے کے لیے حکمت عملی بنانے کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ برآمدی منڈی میں اپنا حصہ محفوظ بنانے کے لیے پیداواریت میں اضافے کی کوشش کرنی ہوگی، بجلی کی قلت دور کرنی ہوگی اور منڈی تک ترچہ رسانی حاصل کرنے کے لیے تجارتی سفارت کاری کو بروئے کار لانا ہوگا۔

اسی طرح کارکنوں کی ترسیلات بڑھانے کے لیے بین الاقوامی سفر کی سہولتوں میں اضافہ کیا جاسکتا ہے، تارکین کے آبائی علاقوں میں سرمایہ کاری کے بارے میں مشاورتی خدمات فراہم کی جاسکتی ہیں، مالی شعبے کا انفراسٹرکچر مستحکم بنایا جاسکتا ہے اور جنرل ایگریمنٹ آن ٹریڈ ان سرویسز (جی اے ٹی ایس) کے ضابطہ 4 کے تحت زیادہ سے زیادہ کارکنوں کو بیرون ملک بھجوانے کے لیے کوششیں کی جاسکتی ہیں۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے امن وامان کی صورتحال بہتر بنانی ہوگی، انفراسٹرکچر بہتر بنانا ہوگا اور ابتدائی لاگت<sup>3</sup> بڑھانے والے عوامل پر قابو پانا ہوگا۔



## 6.2 جاری حسابات کا توازن

رواں مالی سال جولائی تا فروری عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں 13.8 فیصد کمی واقع ہوئی، اس کے برعکس گزشتہ سال اسی عرصے میں اس میں سال بسال 47.6 فیصد کا غیر معمولی اضافہ ہوا تھا۔ تمام کی تمام مذکورہ کمی نومبر سے فروری کے دوران (دیکھئے شکل 6.2) واقع ہوئی جب جاری حسابات کا خسارہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 74.3 فیصد کم ہو گیا۔

تجارتی خسارے میں معقول کمی اور نادیدہ کھاتے میں فاضل رقم نے جاری حسابات کے خسارے میں اس بہتری کو ممکن بنایا۔ درآمدات کی قیمتیں

<sup>3</sup> ”ڈونلڈ بزنس“ رپورٹ برائے 2009ء سے پتہ چلتا ہے کہ کاروبار شروع کرنے کی لاگت کے حوالے سے پاکستان کا جو درجہ 2008ء میں 64 واں تھا، 2009ء میں مزید گر کر 77 واں ہو چکا ہے۔

جدول 6.1.1: دیگر قوم کے مقابلے میں ترسیلات کے بہاؤ کا استحکام: مختلف ممالک کا مقابلہ (تغیر کے عددی سر کے لحاظ سے)				
دیگر سرمایہ کاری	جزدانی سرمایہ کاری	براہ راست سرمایہ کاری	کارکنوں کی ترسیلات	
1980ء کی پہلی سرمایہ سے 2007ء کی چوتھی سرمایہ				
2.28	3.43	1.76	0.55	پاکستان
4.72	3.49	2.08	1.40	فلپائن
1.35	1.33	0.76	0.89	بھارت <sup>1</sup>
1.33	4.56	1.17	0.74	سری لنکا
4.01	7.49	1.51	0.96	بنگلہ دیش
1980ء کی پہلی سرمایہ سے 1989ء کی چوتھی سرمایہ				
0.97	1.00	0.66	0.16	پاکستان
1.74	3.70	1.50	0.49	فلپائن
0.63	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	0.18	بھارت <sup>2</sup>
0.80	دستیاب نہیں	0.42	0.22	سری لنکا <sup>3</sup>
0.55	-13.00	1.79	0.27	بنگلہ دیش <sup>4</sup>
1990ء کی پہلی سرمایہ سے 1999ء کی چوتھی سرمایہ				
1.01	3.04	0.57	0.21	پاکستان
1.64	3.02	0.90	1.66	فلپائن
1.08	1.14	0.77	0.53	بھارت
1.11	2.87	1.34	0.31	سری لنکا
4.65	-31.08	1.69	0.29	بنگلہ دیش
2000ء کی پہلی سرمایہ سے 2007ء کی چوتھی سرمایہ				
-16.10	3.53	1.06	0.46	پاکستان
-2.91	3.06	2.45	0.33	فلپائن
1.44	1.03	0.49	0.27	بھارت
1.79	3.47	0.53	0.30	سری لنکا
-3.75	2.31	0.72	0.49	بنگلہ دیش

<sup>1</sup> بھارت کے اعداد و شمار 2006ء کی چوتھی سرمایہ سے دستیاب ہیں۔

<sup>2</sup> بھارت کے سرمایہ کاری کے اعداد و شمار 1991ء کی پہلی ششماہی سے دستیاب ہیں۔

<sup>3</sup> سری لنکا کی جزدانی سرمایہ کاری کے اعداد و شمار 1991ء کی پہلی ششماہی سے دستیاب ہیں۔

<sup>4</sup> بیرونی سرمایہ کاری کے اعداد و شمار 1983ء کی پہلی ششماہی سے دستیاب ہیں۔

جمع شدہ پچت تارکین واپسی پر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اور، ج (ترقی یافتہ ممالک اقتصادی بحران کے زمانے میں غیر ملکی کارکنوں کو کسی حد تک مالی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

اس تناظر میں پاکستان کی ترسیلات کچھ عرصے کے لیے بڑھنے کا امکان ہے۔ مذکورہ بالا عوامل سے قطع نظر، قوم کی غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف حالیہ اقدام سے ممکن ہے کہ غیر رسمی ذرائع سے آنے والی کچھ رقم رسمی ذرائع سے آنے لگیں، اور پاکستان میں گرائی کے طاقتور دباؤ کے پیش نظر تارکین اپنے خاندانوں کو زائد رقم ارسال کرنے لگیں تاکہ ان کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اسی طرح ترسیلات کا بڑا حصہ اخراجات پورے کرنے کے لیے بھیجا جاتا ہے، یہ اخراجات بڑی حد تک مستقل ہوتے ہیں اور سرمایہ کاری کے مقاصد سے الگ ہوتے ہیں۔

باکس 6.1: کارکنوں کی ترسیلات زرمبادلہ کا ایک مستحکم ذریعہ

پاکستان میں زرمبادلہ کی آمد کا، برآمدات کے بعد دوسرا سب سے بڑا ذریعہ کارکنوں کی ترسیلات ہیں۔ حالیہ برسوں میں شاندار نمو کے ساتھ ترسیلات نے جاری حسابات کا بڑھتا ہوا خسارہ کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، اور خدمات اور آمدنی کے حسابات میں موجود خسارہ دور کیا ہے۔ تاہم میزبان ملکوں میں جاری کساد بازاری کے باعث ترسیلات میں نمونہ ہونے کا خطرہ ہے۔ اس تناظر میں آبائی اور میزبان ملکوں میں کاروباری ادوار کے دوران ترسیلات اور دیگر سرمائے کی آمد کے طویل مدتی استحکام کے مابین ایک موازنہ کیا گیا ہے۔

اس سلسلے میں کارکنوں کی ترسیلات، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری، بیرونی جزدانی سرمایہ کاری اور دیگر سرمایہ کاریوں کے 1980ء سے 2007ء تک کا سرمایہ ڈیٹا آئی ایم ایف کے توازن ادائیگی کے اعداد و شمار سے لیا گیا ہے۔ اس جائزے کے لیے پاکستان کے علاوہ فلپائن، بھارت، سری لنکا اور بنگلہ دیش کو چنا گیا ہے۔ پھیلاؤ کی پیمائش کے لیے تغیر کا عددی سر استعمال کیا گیا ہے کیونکہ مختلف مقاصد والے ڈیٹا مجموعوں کا موازنہ کرنے کے لیے یہ زیادہ موزوں ہے۔

سرمائے کے مختلف ذرائع کا موازنہ بتاتا ہے کہ مذکورہ تقریباً تمام ہی ملکوں میں ترسیلات زرمبادلہ کا سب سے کم متغیر ذریعہ ہیں۔ اس کے علاوہ طویل عرصے کے دوران ترسیلات میں غیر معمولی استحکام پایا گیا ہے (دیکھئے جدول 6.1.1)۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سرمائے کی آمد کے دیگر ذرائع کے مقابلے میں ترسیلات وہ ذریعہ ہیں جو (میزبان اور آبائی دونوں ملکوں کے) مختلف اقتصادی ادوار سے کم و بیش غیر متاثر رہتے ہیں اور ان میں مستقل مزاجی پائی جاتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ وہ کون سے عوامل ہیں جو میزبان ملکوں میں اقتصادی بحران کے دور میں بھی کارکنوں کی ترسیلات نسبتاً مستحکم رکھنے کا باعث ہوتے ہیں۔ ممکنہ عوامل یہ ہیں: الف) ترسیلات کارکنوں کی آمدنی کا معمولی سا حصہ ہوتی ہیں جو اس وقت بھی بھیجی جاتی رہتی ہیں جب کارکن آمدنی میں سخت کمی سے دوچار ہوں، ب) جمع شدہ پچت تارکین واپسی پر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اور، ج (ترقی یافتہ ممالک اقتصادی بحران کے زمانے میں غیر ملکی کارکنوں کو کسی حد تک مالی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

گرنے سے درآمدی بل خاصاً کم ہوا، طلب کا دباؤ بھی کم ہوا اور روپے کی قدر میں تخفیف کا بھی فائدہ پہنچا، یہ چیزیں تجارتی خسارہ کم کرنے کا باعث بنیں۔ جبکہ نادیدہ کھاتے میں فاضل رقم آنے کی وجوہات بار برداری کے اخراجات میں کمی، نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی وصولیابی اور کارکنوں کی ترسیلات میں شاندار نمو تھیں (دیکھئے شکل 6.3)۔

عالمی کساد بازاری کی وجہ سے اجناس کے عالمی نرخ گر گئے جس سے پاکستان کو یہ فائدہ ہوا کہ اس کا درآمدی بل گھٹ گیا، تاہم اس کساد بازاری کا نقصان یہ ہوا ہے کہ پاکستان کی برآمدات بھی گھٹ گئی ہیں اور کارکنوں کی ترسیلات کی نمو کو درمیانے سے طویل عرصے کے دوران خطرہ درپیش ہے۔ اگر عالمی کساد بازاری طوالت پکڑتی ہے تو مذکورہ خطرات جاری حسابات کے خسارے میں آنے والی بہتری کو زائل کر سکتے ہیں۔

#### 6.2.1 تجارتی کھاتہ<sup>4</sup>

مالی سال 09ء جولائی تا فروری عرصے میں تجارتی خسارے میں سال بسال تبدیلی گزشتہ سال کے اسی عرصے کی 31.5 فیصد توسیع کے مقابلے میں گھٹ کر 4.6 فیصد رہ گئی، جس سے درآمدی نمو میں غیر معمولی کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم برآمدی نمو میں ہونے والی کمی تشریف ناک ہے، جو کہ گزشتہ مالی سال جولائی تا فروری 13.8 فیصد کی معقول نمو سے کم ہو کر رواں مالی سال اسی عرصے میں 4.3 فیصد رہ گئی۔

جدول 6.5: خدمات کے کھاتے کا توازن					
ملین ڈالر					
	جولائی تا فروری		مطلق تبدیلی	نمبر تا فروری	
	م 08ء	م 09ء		م 08ء	م 09ء
نقل و حمل	-1628	-1625	3	-911	-638
جس میں کرایہ	-1705	-1752	-47	-963	-701
سفر	-872	-675	197	-502	-137
جس میں مبادلہ کمپنیاں	-823	-579	244	-408	-102
دیگر تجارتی خدمات	-1937	-837	1100	-976	-248
جس میں مبادلہ کمپنیاں	-1653	-476	1177	-843	-92
حکومتی خدمات	407	621	214	387	185
جس میں لاجسٹک سپورٹ	282	465	183	282	100
دیگر	-207	-197	10	-113	-149
خدمات (خالص)	-4237	-2713	1524	-2115	-987
					1128

مذکورہ عرصے میں برآمدی نمو میں ہونے والی کمی کا بنیادی سبب پاکستان کی بڑی برآمدی منڈیوں میں کساد بازاری کی وجہ سے طلب کا گھٹنا اور خصوصاً ٹیکسٹائل برآمدات میں آنے والی کمی ہے۔ مزید تشریف ناک امر یہ ہے کہ غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں اب تک جو مستحکم نمو دیکھی جا رہی تھی گزشتہ چار ماہ سے اس میں سست روی ہے۔<sup>5</sup>

<sup>4</sup> یہ سیکشن اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ زرمبادلہ ڈیٹا پر مبنی ہے جو کہ وفاقی ادارہ شماریات کے ڈیٹا کے مطابق نہیں، کیونکہ ادارہ شماریات اپنے اندراجات میں درآمدات میں بار برداری اور بیجے کی لاگت، کوریج میں موجود فرق، بروقت اور قبل از وقت تکمیل جیسے امور کو مد نظر رکھتا ہے۔

<sup>5</sup> تفصیلات کے لیے سیکشن ملاحظہ کیجئے تجارتی کھاتہ۔

جدول 6.6: جاری حسابات کا توازن				
ملین ڈالر				
میں 09ء*		میں 08ء		
نمبر تافروری	جولائی تافروری	نمبر تافروری	جولائی تافروری	
-3000.0	-8863.1	-5938.0	-9293.7	1۔ تجارتی توازن
5859.0	13014.5	6297.0	12482.0	برآمدات
8859.0	21877.6	12235.0	21775.7	درآمدات
-987.0	-2713.0	-2115.0	-4237.0	2۔ خدمات (خالص)
-638.0	-1625.0	-911.0	-1628.0	نقل و حمل
-137.0	-675.0	-502.0	-872.0	سفر
-25.0	-31.0	-4.0	19.0	مواصلاتی خدمات
-19.0	-24.0	-11.0	-13.0	تعمیراتی خدمات
-32.0	-48.0	-35.0	-88.0	بیمہ خدمات
-56.0	-90.0	-63.0	-81.0	مالی خدمات
23.0	53.0	11.0	5.0	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
-40.0	-57.0	-11.0	-49.0	رائٹس اور لائسنس فیس
-248.0	-837.0	-976.0	-1937.0	دیگر تجارتی خدمات
0.0	0.0	0.0	0.0	ذاتی، ثقافتی و تفریحی خدمات
185.0	621.0	387.0	407.0	حکومتی خدمات
100.0	465.0	282.0	282.0	جس میں: لاجسٹک سپورٹ
-1468.0	-2923.0	-1201.0	-2428.0	3۔ آمدنی (خالص)
-1472.0	-2931.0	-1205.0	-2433.0	سرمایہ کاری آمدنی (خالص)
-1043.0	-2167.0	-982.0	-2047.0	براہ راست سرمایہ کاری
-165.0	-388.0	-161.0	-423.0	جس میں: نفع اور منافع منقسمہ
-561.0	-1118.0	-485.0	-971.0	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
-137.0	-291.0	-61.0	-149.0	جزدانی سرمایہ کاری
-59.0	-108.0	-91.0	-134.0	جس میں: منافع منقسمہ
-288.0	-436.0	-294.0	-436.0	بیرونی قرض پر آئی ایم ایف چارجز اور سود
-30.0	-78.0	-60.0	-115.0	نئی بیرونی قرض پر سود
30	49	196	319	دیگر (خالص)
3991.0	7044.0	3602.0	7314.0	4۔ جاری منتقلی (خالص)
3982.0	6928.0	3566.0	7259.0	نئی منتقلی
2574.0	4919.0	2045.0	4124.0	کارکنوں کی ترسیلات
173.0	-142.0	84.0	287.0	بیرونی کرنسی کھاتے - رہائشی
1235.0	2151.0	1437.0	2848.0	دیگر
72.0	247.0	782.0	1526.0	جس میں: مبادلہ کمپنیاں
9.0	116.0	36.0	55.0	سرکاری منتقلی
-1464.0	-7455.1	-5652.0	-8644.7	جاری حسابات کا توازن
* عبوری				

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، درآمدات میں سال بسال نمبر رواں مالی سال کے جولائی تا فروری عرصے میں کم ہو کر صرف 0.5 فیصد رہ گئی جو گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 20.8 فیصد تھی۔

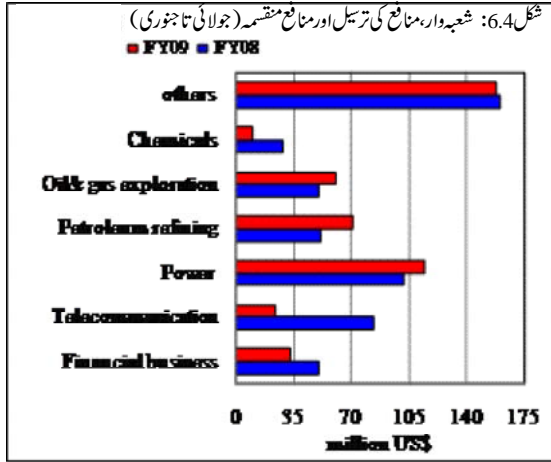
### 6.2.2 خدمات (خالص)

رواں مالی سال جولائی تا فروری کے دوران خدمات کی تجارت میں خسارہ 36 فیصد کم ہو گیا اور یہ صورتحال اس دورانیے کے چھ سالہ رجحان کے قطعی برعکس ہے۔ زرمبادلہ کمپنیوں کی طرف سے رقوم کا معمولی اخراج،<sup>6</sup> نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی وصولیابی اور درآمدی نمو گرنے کے باعث بار برداری اخراجات میں کمی اس صورتحال کے اہم اسباب میں شامل ہیں۔

رواں مالی سال تقریباً تین چوتھائی کمی نومبر سے فروری کے دوران وقوع پذیر ہوئی۔ دوران عرصہ اس کی بنیادی سبب درآمدات تیزی سے کم ہونے سے بار برداری اخراجات میں کمی اور رقوم کی غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف ایکشن کے نتیجے میں زرمبادلہ کمپنیوں کی طرف سے رقوم کے اخراج میں نمایاں کمی تھی (دیکھئے جدول 6.5)۔

### 6.2.3 آمدنی (خالص)

آمدنی کھاتے میں خسارہ رواں مالی سال جولائی تا فروری مزید بگڑ گیا اور گزشتہ سال کے اسی عرصے کے 3.3 فیصد سے بڑھ کر 20.4 فیصد تک جا پہنچا۔ خسارے میں اضافے کا بڑا سبب زیر نظر عرصے کے دوران خالص سودی ادائیگیوں میں اضافہ تھا، نیز سرمایہ کاری آمدنی کا اخراج بڑھنے سے بھی اس پر اثر پڑا۔

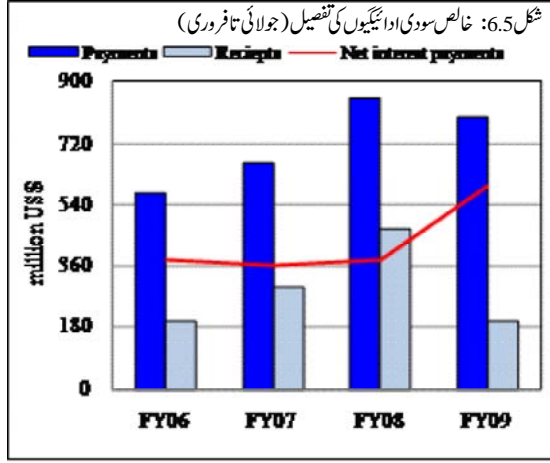


سرمایہ کاری آمدنی کا اخراج معمولی طور پر بڑھنے کی واحد وجہ خام تیل اور معدنیات کی بھاری خریداری تھی جبکہ زیر نظر عرصے کے دوران منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ میں کمی واقع ہوئی۔ مؤخر الذکر کمی شعبہ ٹیلی مواصلات سے منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ میں تیز رفتار کمی کی بڑی حد تک عکاسی کرتی ہے کیونکہ پی ٹی سی ایل کورسٹا کارانہ علاحدگی اسکیم (وی ایس ایس) کے باعث کم منافع ہوا۔<sup>7</sup> اس کے علاوہ غیر ادا شدہ قرضے بڑھنے سے بینکوں

<sup>6</sup> زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کا اخراج مئی 2008ء سے کم ہو رہا ہے جب ان پر یہ پابندی عائد کی گئی تھی کہ وہ گزشتہ ماہ کی مجموعی ترسیلات زر کا 75 فیصد بیرون ملک بھجوا سکتی ہیں (ایف ای گشتی مراسلہ نمبر 4، مورخہ 9 مئی 2008ء)

<sup>7</sup> پی ٹی سی ایل کی طرف سے منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ رواں مالی سال جولائی تا جنوری کم ہو کر 1.2 ملین ڈالر رہ گیا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 47 ملین ڈالر تھا۔



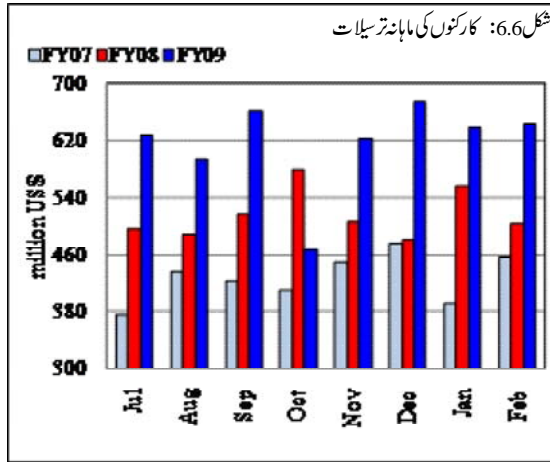


کی نفع یابی گھٹ گئی جس سے زیر جائزہ عرصے میں منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ میں بھی کمی آگئی۔

دوسری طرف اس دوران تیل اور گیس کی تلاش، پیٹرول کی صفائی اور بجلی کے شعبوں میں، منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا (دیکھئے شکل 6.4)۔

رواں مالی سال جولائی تا فروری زرمبادلہ کی آمد میں خاصی کمی آنے سے خالص سودی ادائیگیوں میں مزید تیزی سے اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.5)، اس

کے برعکس ماضی میں زرمبادلہ کے ذخائر پر سودی آمدنی میں نمون سودی ادائیگیوں میں اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا کرتی تھی۔ اس صورتحال کے نتیجے میں مذکورہ عرصے کے دوران خالص سودی ادائیگیاں 207 ملین ڈالر بڑھ گئیں۔



#### 6.2.4 جاری منتقلیاں

مالی سال 09ء جولائی تا فروری عرصے کے دوران جاری منتقلیاں 3.7 فیصد کم ہو گئیں جبکہ گزشتہ سال ان میں 11.4 فیصد کمی معقول سمجھائی تھی۔ چونکہ اس عرصے کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں شاندار نمو دیکھی گئی اس لیے اس کمی کا بڑی حد تک تعلق زر مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی دیگر رقوم میں کمی سے بنتا ہے۔ اس کے علاوہ اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے سے رقوم کا اخراج بھی اس کمی کا باعث بنا (دیکھئے جدول 6.6)۔

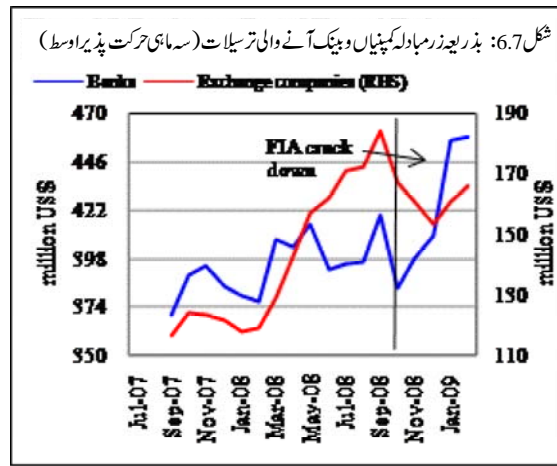
تاہم رواں مالی سال نومبر تا فروری عرصے کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں 25.9 فیصد کے شاندار اضافے اور اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقوم کی آمد کے سبب جاری منتقلیوں میں 10.8 فیصد کا معمولی اضافہ دیکھا گیا۔

## کارکنوں کی ترسیلات

گزشتہ دو برسوں کی طرح رواں مالی سال جولائی تا فروری کے دوران بھی کارکنوں کی ترسیلات نمایاں طور پر بڑھ گئیں، گزشتہ دو برسوں میں اس عرصے کے دوران ترسیلات میں اوسط نمو 21.3 فیصد رہی تھی جس میں رواں مالی سال 19.3 فیصد کا اضافہ دیکھنے میں آیا۔

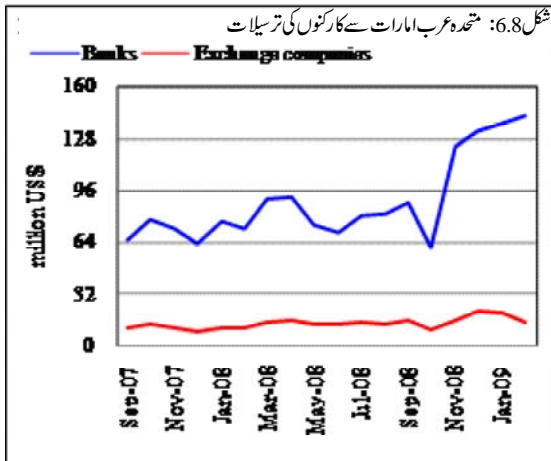
جدول 6.7: ترسیلات کی سال بسال نمو میں فیصد حصہ

ذریعہ	جولائی تا اکتوبر	نومبر تا فروری	مئی 09ء
بینک	9.7	59.9	43.1
مبادلہ کمپنیاں	78.3	32.5	47.8
ڈاکٹرانے	12.0	7.6	9.0
مجموعی نمو	12.7	25.9	19.3



جولائی سے فروری کے دوران ترسیلات میں اس نمو کو دو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعنی جولائی تا اکتوبر اور نومبر تا فروری مالی سال 09ء۔ پہلے دور میں ترسیلات میں تین چوتھائی سے زائد نمو زرمبادلہ کمپنیوں کی طرف رقوم کی بلند آمد کے نتیجے میں ہوئی۔ دوسرے دور میں ترسیلات میں تقریباً 60 فیصد نمو بینکوں کی طرف رقوم کی بلند آمد کے نتیجے میں ہوئی (دیکھئے جدول 6.7)۔

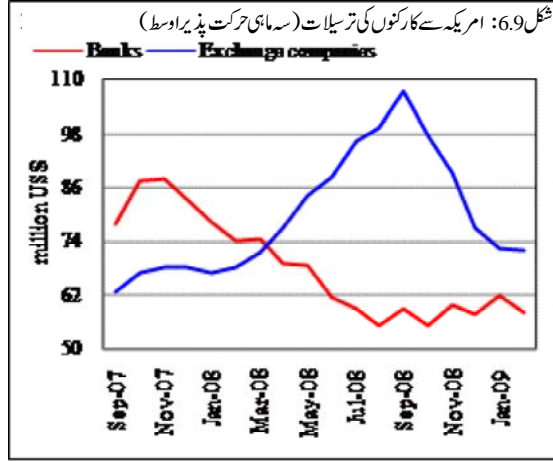
ترسیلات کے ماہانہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ تبدیلی عین اسی وقت رونما ہوئی جب ایف آئی اے نے رقوم کی غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف اکتوبر 2008ء کے دوران اقدام کیا۔ اس تبدیلی سے اس شبہ کو تقویت ملتی ہے کہ ایف آئی اے کے اقدام سے قبل کچھ نہ کچھ ترسیلات غیر دستاویزی طور پر منتقل کی جارہی تھیں جو بعد ازاں بینکوں کے توسط سے آنے لگیں۔ اس کے علاوہ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے آنے والی ترسیلات کی نمو میں کمی واقع ہوتی دیکھی گئی، اس کی توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ ممکن ہے، پاکستانی تارکین نے اس خدشے کے تحت کہ دیگر زرمبادلہ کمپنیوں کے خلاف بھی اقدام کیا جائے گا، رقوم کو کچھ عرصے کے لیے روک لیا ہو۔



جدول 6.8: کارکنوں کی ترسیلات کا ماہانہ اوسط					
ملین ڈالر					
نومبر تا فروری 09ء	اکتوبر 09ء	جولائی تا ستمبر 09ء	نومبر تا فروری 08ء	اکتوبر 08ء	جولائی تا ستمبر 08ء
مجموعی					
456.2	306.7	420.0	376.9	429.2	370.6
161.4	140.0	184.1	118.3	134.6	116.7
25.5	19.4	22.5	15.5	16.4	12.9
643.1	466.1	626.6	510.8	580.2	500.2
امریکہ					
60.3	44.9	59.1	75.5	95.4	77.7
72.1	82.3	107.4	66.9	74.5	62.6
134.0	127.3	166.6	142.4	169.9	140.3
متحدہ عرب امارات					
133.4	60.3	83.0	70.8	78.1	63.0
18.3	9.6	14.4	10.7	13.9	11.9
10.2	6.1	6.7	5.3	5.4	4.2
161.9	75.9	104.1	86.8	97.4	79.1
برطانیہ					
15.3	17.6	23.5	20.5	30.7	24.3
33.3	13.6	16.0	11.6	13.9	15.7
48.6	31.2	39.5	32.1	44.6	40.0
سعودی عرب					
96.8	80.1	112.0	81.5	84.1	88.3
11.8	9.4	11.7	5.7	5.7	5.0
8.3	7.3	9.0	5.5	6.2	5.1
116.9	96.8	132.7	92.7	95.9	98.3
جولائی سے اکتوبر کے دوران مبادلہ کمپنیوں سے موصول ہونے والی 19 فیصد ترسیلات خاناتی اور کالیا کے توسط سے آئیں۔					
جولائی سے اکتوبر کے دوران خاناتی اور کالیا کے توسط سے آنے والی 53 فیصد ترسیلات صرف امریکہ سے موصول ہوئیں۔					

ایف آئی اے کے اقدام کے بعد بینکوں کے ذریعے ترسیلات میں ہونے والے اضافے کا بڑا حصہ متحدہ عرب امارات میں مقیم کارکنوں کی طرف سے آیا، جبکہ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے ترسیلات میں کمی امریکہ سے آنے والی رقوم میں دیکھی گئی (دیکھئے جدول 6.8) جو رواں مالی سال کے جولائی تا اکتوبر عرصے کے دوران زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی مجموعی ترسیلات کا 58.5 فیصد ہے۔

مالی سال 09ء میں نومبر اور فروری کے دوران عرب امارات سے ترسیلات، زرمبادلہ کمپنیوں کے مقابلے میں بذریعہ بینک آنے کا سلسلہ بہت تیز ہو گیا (دیکھئے شکل 6.8)۔ اس کی وجہ یا وجوہات یہ ہو سکتی ہیں: الف) رقوم کی غیر دستاویزی منتقلی کے خلاف اقدام، ب) پاکستانی بینکوں کے وسیع نیٹ ورک کی موجودگی، ج) رقم کی منتقلی کے ان اخراجات میں معمولی فرق ہے جو بینک اور رقم منتقل کرنے والے آپریٹرز (ایم ٹی او) وصول



کرتے ہیں، اور، د) یہ رقم وہی تھی جو قبل ازیں علاقے میں رہنما اسٹیٹ سرگرمیوں میں کساد بازاری کے پیش نظر دی گئی تھی اور وہاں سے جزوی طور پر واپس پاکستان آئی۔

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے، یہ بات قابل ذکر ہے کہ زر مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات اکتوبر 2008ء تک مسلسل بڑھ رہی تھیں اور بینکوں سے آنے والی ترسیلات مسلسل کم ہو رہی تھیں (دیکھئے شکل 6.9)۔ بحیثیت مجموعی زر مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات میں نمو جولائی 2007ء میں 48.8 فیصد تھی جو اکتوبر 2008ء میں بڑھ کر 64.7 فیصد تک جا پہنچی۔ ممکن ہے، اس تبدیلی کا سبب یہ رہا ہو کہ بینکوں کے مقابلے میں 'ایم ٹی او' خاصی کم لاگت وصول کرتے ہیں (دیکھئے جدول 6.9) اور امریکہ میں

جدول 6.9: ترسیل زر (200 امریکی ڈالر) پاکستان بھیجے کی لاگت

ملک	وقت	بینک اوسط	ایم ٹی او اوسط	مجموعی اوسط
امریکہ	5 جون 2008ء	11.46	11.36	11.42
سعودی عرب	یکمئی 2008ء	21.7	12.66	14.3

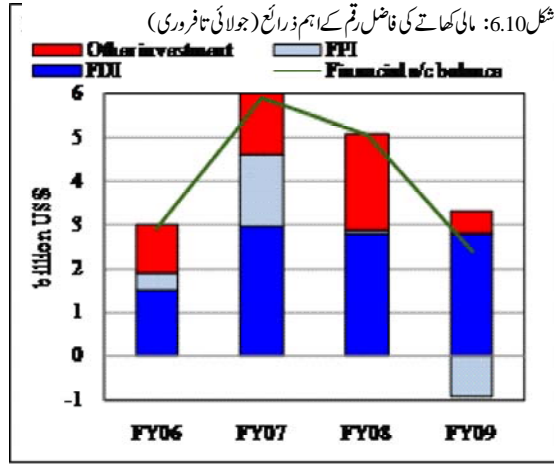
ماخذ: remittanceprices.worldbank.org/Remittance Costs

پاکستانی بینکوں کی زیادہ شاخیں نہیں ہیں۔ رواں مالی سال جولائی سے اکتوبر کے دوران جو ترسیلات پاکستان بھیجی گئیں ان میں زرکو (Zarco) کا حصہ 28.9 فیصد، پاکستان کے کرنسی آپریٹنگ 28.5 فیصد اور خانانی اینڈ کالیا 17 فیصد رہا۔ ان میں سے ایک زر مبادلہ کمپنی (خانانی اینڈ کالیا) کے خلاف اقدام سے ان کمپنیوں کے توسط سے آنے والی رقم نومبر سے فروری کے دوران تیزی سے گر گئیں (دیکھئے شکل 6.9)۔

امریکہ سے ترسیلات میں کمی کا ایک سبب وہاں پھیلنے والی شدید کساد بازاری بھی ہو سکتی ہے۔ رواں مالی سال جولائی سے فروری تک سعودی عرب، دیگر خلیجی ریاستوں اور برطانیہ سے آنے والی ترسیلات میں اضافہ ہوا۔

### اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے

مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے میں اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں سے 142 ملین ڈالر نکالے گئے، جبکہ ان کھاتوں میں گزشتہ مالی سال کے اس عرصے کے دوران 287 ملین ڈالر آئے تھے۔ تقریباً تمام کمی جولائی سے اکتوبر کے دوران آئی جب لوگوں نے روپے کی قدر میں تیزی سے کمی، بینک دیوالیہ ہونے کی افواہوں اور بیرونی کرنسی کھاتے منجمد ہونے کے خدشے کے پیش نظر اکتوبر 2008ء میں ان کھاتوں سے اپنی رقم نکالوا لیں۔ رقم کا اخراج اختتام اکتوبر پر 315 ملین ڈالر کے ساتھ بلند ترین سطح پر رہا، تاہم نومبر سے فروری کے دوران شرح مبادلہ میں استحکام آنے سے ان میں کچھ رقم واپس آ گئیں۔



### 6.3 مالی کھاتہ

مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے کے دوران جن اسباب کی بنا پر سرمائے کی پاکستان آمد متاثر ہوئی ان میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال، اسٹاک مارکیٹ کی مندی، بیرونی سرمایہ کاروں کا گریز، اور عالمی منڈی میں سیالیت کا بحران شامل ہیں۔ اس عرصے میں بالخصوص جزدانی سرمایہ کاری اور دیگر سرمایہ کاریوں<sup>8</sup> نے ان حالات کا زیادہ شدت کے ساتھ (دیکھئے باکس 6.1) اثر قبول کیا (دیکھئے شکل 6.10)۔ نتیجتاً رواں مالی سال جولائی تا فروری مالی کھاتے میں فاضل رقم میں 52.6 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 14.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔

جدول 6.10: پاکستان میں خالص بیرونی سرمایہ کاری  
ملین ڈالر

جولائی تا فروری 09ء			جولائی تا فروری 08ء			I۔ نجی سرمایہ کاری
مجموعی	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	مجموعی	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	
2,427.4	-367.0	2,794.4	2,902.9	113.8	2,789.1	I۔ نجی سرمایہ کاری
382.6	-235.6	618.3	1,468.4	458.9	1,009.5	امریکہ
295.5	2.7	292.8	332.8	6.5	326.3	ماریشس
158.5	6.7	151.8	317.3	18.1	299.2	عرب امارات
124.7	-63.9	188.6	140.1	-83.7	223.8	برطانیہ
53.3	-2.1	55.4	87.6	2.2	85.3	جاپان
171.7	-29.0	200.7	58.4	-54.6	113.0	سوئٹزرلینڈ
40.6	-0.8	41.4	57.1	0.2	56.9	جرمنی
66.5	9.5	57.0	58.2	9.4	48.9	نیدرلینڈز
64.2	-	64.2	74.4	-	74.4	ٹاروے
213.7	0.0	213.7	-3.1	-	-3.1	ملائیشیا
201.1	-32.7	233.9	-1.5	-23.5	22.1	سنگاپور
52.9	-33.5	86.4	-99.7	-174.9	75.2	ہانگ کانگ
-535.3	-535.3	-29.5	-29.5	-29.5	-29.5	II۔ سرکاری سرمایہ کاری
1,892.1	-902.3	2,794.4	2,873.4	84.3	2,789.1	مجموعی (I+II)

<sup>8</sup> پاکستان میں دیگر سرمایہ کاریوں کے اہم اجزاء سرکاری اور نجی قرضے ہیں۔

جدول 6.11: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری - شعبہ دار  
ملین ڈالر

	تہہ پل (سال بسال)		جولائی تا فروری	
	م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء
غذائی پیکیجنگ	94.2	5.3	100.5	6.3
پٹرولیم کی صفائی	17.9	-26.4	74.0	56.1
تیل اور گیس کی تلاش	71.7	46.6	471.1	399.4
فرنیچر اور کھانا سامان	-8.5	34.6	58.5	67.0
بجلی	40.6	-74.5	79.8	39.3
تعمیرات	-11.8	-38.5	42.5	54.3
تجارت	-2.4	6.7	121.5	123.9
مواصلات	-37.4	-453.4	790.7	828.1
مالی کاروبار	-67.6	142.1	647.2	714.8
ذاتی خدمات	-4.9	3.8	63.2	68.0
دیگر	-86.4	172.0	345.4	431.9
<b>مجموعی</b>	<b>5.3</b>	<b>-181.7</b>	<b>2794.4</b>	<b>2789.1</b>
مجموعی، نجکاری کے بغیر	138.5	-181.7	2794.4	2655.9

اقتصادی استحکام کے پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کے تعاون سے غیر ملکی رقوم کی آمد بحال ہوئی جو حوصلہ افزا امر ہے۔ شرح مبادلہ میں استحکام سے ایک طرف ایف ای۔ 25 قرضوں کی ادائیگی میں کمی آئی اور برآمدی رقوم کی واپسی کا سلسلہ بحال ہوا، اور دوسری طرف آئی ایم ایف کے تعاون کی وجہ سے، دیوالیہ ہونے کا خطرہ کم ہوا اور دیگر ذرائع سے قرضوں کا حصول ممکن ہو گیا، بالخصوص اسلامی ترقیاتی بینک، بینک آف چائنا اور نجی شعبے کے دیگر قرضے ملنے شروع ہو گئے۔

### 6.3.1 خالص بیرونی سرمایہ کاری

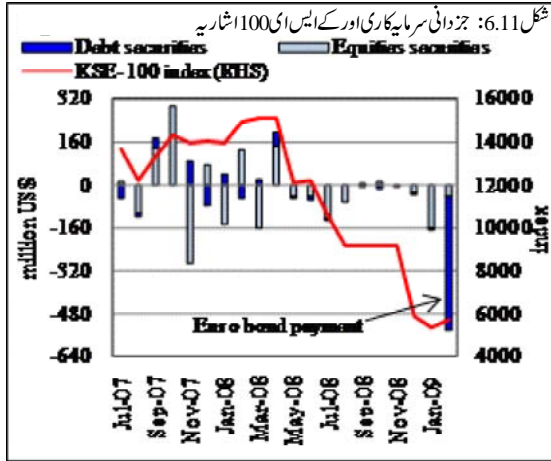
مالی سال 09ء کے زیر نظر عرصے میں خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 34.2 فیصد کمی آگئی جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں تقریباً 25 فیصد کمی دیکھی گئی تھی۔ گزشتہ سال کی

طرح اس سال بھی، تمام کی تمام جزدانی سرمایہ کاری سے (یورو بانڈ کی ادائیگی اور اسٹاک مارکیٹ سے اخراج کی صورت میں) ہوئی جبکہ زیر نظر عرصے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 0.2 فیصد کمی معمولی نمونہ ہوئی۔ امریکہ سے رقوم کی آمد میں خاصی کمی واقع ہونا رواں مالی سال سرمایہ کاری میں کمی کی سب سے بڑی وجہ ہے، ان رقوم کی اہمیت یہ ہے کہ یہ جولائی سے فروری کے دوران پاکستان میں ہونے والی مجموعی سرمایہ کاری کا 50 فیصد سے زائد بنتی ہیں (دیکھئے جدول 6.10)۔

### براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

رواں مالی سال جولائی سے فروری کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گزشتہ سال کے اسی عرصے کی 6.1 فیصد سال بسال کی کے مقابلے میں 0.2 فیصد بڑھ گئی۔ اس معمولی نمو کا بڑا سبب نجکاری کے عمل میں تعطل، کارپوریٹ کی قلیل نفع یابی کی وجہ سے نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی اور عالمی منڈی میں سیالیت کی قلت ہے۔

اس عرصے کے دوران جن شعبوں میں نمو کم یا سست ہوئی ان میں مواصلات، مالی کاروبار، ذاتی خدمات، تجارت، تعمیرات اور ٹرانسپورٹ آلات شامل ہیں۔ دوسری طرف غذائی پیکیجنگ، پٹرولیم کی صفائی، تیل اور گیس کی تلاش اور بجلی کے شعبوں میں، گزشتہ سال کے مقابلے میں سرمایہ کاری میں بلند نمو دیکھی گئی (دیکھئے جدول 6.11)۔ غذائی پیکیجنگ میں تقریباً تمام کا تمام اضافہ ٹیڑا پیک پاکستان لمیٹڈ میں کی جانے والی سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوا، جبکہ اُچ پاور پروجیکٹ اور کے ای ایس سی کو سب سے زیادہ سرمایہ کاری ملی۔



**جزدانی سرمایہ کاری**  
غیر ملکی سرمایہ کار دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کی اسٹاک مارکیٹوں کی طرح پاکستان کی بھی اسٹاک مارکیٹ سے سرمایہ نکال رہے ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کا اخراج اختتام اگست 2008ء پر قیمتوں پر مصنوعی فلور کے نفاذ کے بعد سے سست ہو گیا تھا تاہم وسط دسمبر میں یہ فلور ہٹانے سے اخراج پھر زور پکڑ گیا جس کا اظہار اس امر سے ہوتا ہے کہ رواں مالی سال جولائی سے فروری کے دوران ایکویٹی تمکات سے سرمایہ کاری کا تقریباً 58 فیصد اخراج صرف دسمبر اور فروری کے دوران ہوا (دیکھئے شکل 6.11)۔

اس کے علاوہ زیر جائزہ عرصے میں سرکاری شعبے کی قرضہ تمکات سے 500 ملین ڈالر کی یورو بانڈ کی ادائیگی کے باعث سرمایہ نکالے جانے سے جزدانی سرمایہ کاری سے اخراج میں مزید اضافہ ہوا۔

### 6.3.2 واجب الادا برآمدی بلز

مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے میں مجموعی واجب الادا برآمدی بلز میں 467 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں ان میں 156 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 6.12)۔ اس کمی کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں: برآمدی نمویں سست روی اور عرصے سے واجب الادا چلے آ رہے بلز کی مرکزی بینک کی طرف سے سخت نگرانی۔<sup>9</sup> اس کے علاوہ اقتصادی استحکام کے پروگرام کی آئی ایم ایف کی طرف سے حمایت کے بعد روپے کی قدر میں آنے والے معمولی استحکام نے برآمدی بلز کی صورتحال کو بھی بہتر بنایا۔

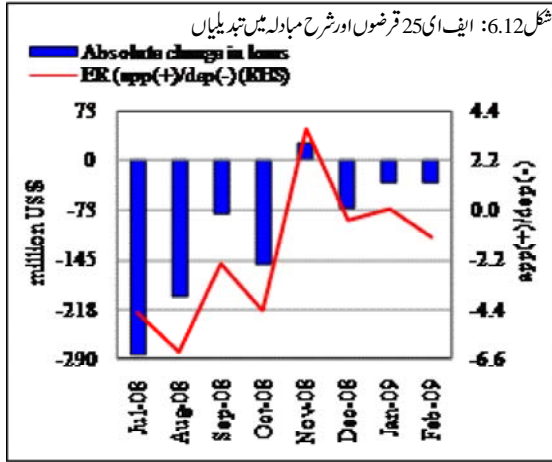
### 6.3.3 کرنسی اور امانتیں (اثاثے)

رواں مالی سال جولائی تا فروری عرصے میں کرنسی اور امانتوں میں 83 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں ان میں 858 ملین ڈالر کمی ہوئی تھی۔ اس اضافے کا بڑا سبب برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کی طرف سے ایف ای۔25 قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے ایف ای۔25 نوٹس میں اضافہ ہے۔

<sup>9</sup> رواں مالی سال کے آغاز یعنی جولائی سے ستمبر کو ہدایت کی گئی کہ وہ واجب الادا برآمدی بلز کا ماہانہ ڈیٹا مرکزی بینک کو مہیا کریں۔ اگست 08ء سے ہفتہ وار ڈیٹا طلب کیا جانے لگا ہے۔

### طویل مدتی سرکاری قرضے

گزشتہ مالی سال جولائی تا فروری 731 ملین ڈالر کے طویل مدتی قرضے وصول کیے گئے جبکہ رواں مالی سال اسی عرصے میں، کم آمد اور قرضوں کی بڑی قسطیں ادا کرنے کی وجہ سے ان قرضوں کی خالص آمد خاصی کم ہو کر 444.4 ملین ڈالر رہ گئی جس میں بنیادی کردار ایشیائی ترقیاتی بینک سے موصول ہونے والے 693 ملین ڈالر کا تھا۔ دوسری طرف زیر جائزہ عرصے کے دوران اسلامی ترقیاتی بینک کو 200 ملین ڈالر، ایشیائی ترقیاتی بینک کو 116 ملین اور عالمی بینک کو 120 ملین ڈالر کی قرضوں کی نسبتاً بڑی قسطیں ادا کی گئیں۔



### 6.3.4 مختصر مدتی سرکاری قرضے

رواں مالی سال زیر جائزہ عرصے کے دوران مختصر مدتی قرضوں میں 114 ملین ڈالر کی خالص کمی ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 367 ملین کا خالص اضافہ ہوا تھا۔ ہونے والی کمی کی بڑی وجہ اسلامی ترقیاتی بینک کو 590 ملین ڈالر کی ادائیگی تھی۔ رواں مالی سال نومبر سے فروری کے دوران اسلامی بینک کی طرف سے وصولی کے باعث مختصر مدتی قرضوں میں 223 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی، یہ قرضہ ایک سال سے بھی کم مدت کے لیے ہے اور اگلے سال یہ رقم کے اخراج کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

### 6.3.5 نجی قرضے

نجی قرضوں میں خالص آمد رواں مالی سال جولائی تا فروری بڑھ کر 379 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 157 ملین ڈالر تھی۔ اس خالص آمد میں بڑا کردار وارڈیٹی کام کو ملنے والے 556 ملین ڈالر قرضے کا ہے۔

### 6.3.6 کرنسی اور امانتیں (واجبات)

ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے تجارتی ماکاری میں کمی آئی جس سے کرنسی اور امانتوں میں رواں مالی سال جولائی تا فروری خاصی کمی واقع ہوئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی کا بنیادی محرک روپے کی قدر میں کمی تھا، روپے کی قدر گھٹنے سے یہ قرضے برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کے لیے مہنگے ہو جاتے ہیں۔ تاہم نومبر اور فروری کے دوران روپے کی قدر مستحکم ہونے سے ان قرضوں کی ادائیگی میں نمایاں سست روی آگئی (دیکھئے شکل 6.12)۔

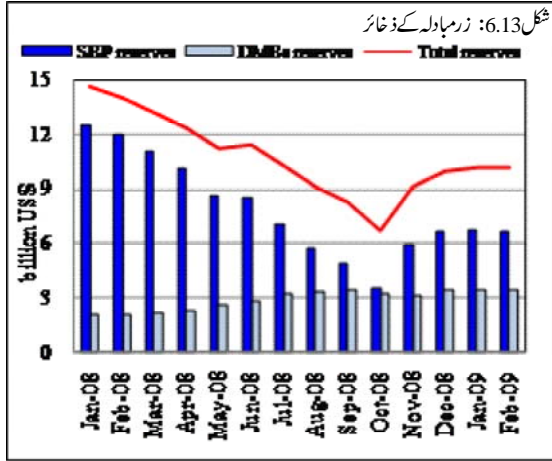


جدول 6.12: مالی کھاتہ ملین ڈالر				
میں 09ء*		میں 08ء		
نومبر تا فروری	جولائی تا فروری	نومبر تا فروری	جولائی تا فروری	
1905.4	2403.4	1705.0	5068.0	مالی کھاتہ (خالص)
12.0	12.0	-27.0	-36.0	براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک
1464.0	2794.0	1213.0	2789.0	براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں
1219.0	2205.0	869.0	1867.0	ایکویٹی سرمایہ
0.0	0.0	133.0	133.0	جس میں: نجکاری آمدنی
245.0	589.0	344.0	665.0	نوسرمایہ کاری آمدنی
-745.0	-926.0	-229.0	82.0	جزدانی سرمایہ کاری
-226.0	-391.0	-231.0	111.0	ایکویٹی تسکات
-519.0	-535.0	2.0	-29.0	قرضہ تسکات
731.0	1880.0	957.0	2578.0	خالص بیرونی سرمایہ کاری
1174.4	523.4	748.0	2233.0	دیگر سرمایہ کاری
68.0	384.0	291.0	702.0	اثاثے
73.0	189.0	-252.0	-297.0	1- واجب الادا برآمدی بل (برآمد کنندگان)
53.0	278.0	114.0	141.0	2- واجب الادا برآمدی بل (ذمی ایملی)
-58.0	-83.0	429.0	858.0	3- کرنسی اور امانتیں
-124.0	-178.0	400.0	761.0	جس میں بینک
1106.4	139.4	457.0	1531.0	واجبات
201.4	444.4	207.0	731.0	1- بیرونی طویل مدت سرکاری قرضے (خالص)
264.4	524.4	243.0	767.0	منصوبہ جاتی قرضے
251.0	816.0	299.0	643.0	غیر منصوبہ جاتی قرضے
314.0	896.0	335.0	679.0	بالاقساط ادائیگی
341.0	373.0	54.0	157.0	2- نجی قرضے
487.0	653.0	168.0	331.0	جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے
140.0	280.0	114.0	174.0	فراہم کنندگان کے قرضوں کی ادائیگی
223.0	-114.0	303.0	367.0	3- قلیل مدتی سرمایہ (سرکاری)
223.0	-14.0	319.0	483.0	جس میں: آئی ڈی بی (خالص)
-45.0	-469.0	106.0	337.0	4- کرنسی اور امانتیں
386.0	-101.0	-213.0	-111.0	5- دیگر واجبات

\* عبوری

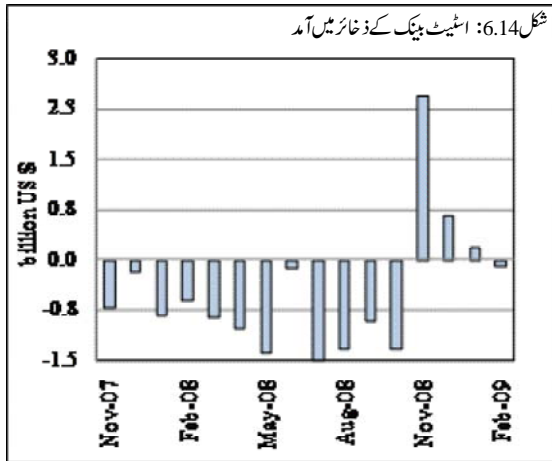
#### 6.4 زرمبادلہ کے ذخائر

مالی سال 09ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں کمی آگئی تھی، تاہم اگلے مہینوں میں یہ ذخائر خاصے بڑھ گئے۔



زرمبادلہ کے جو ذخائر اکتوبر 08ء کے اواخر میں 6.8 ارب ڈالر تھے، 13 مارچ 09ء تک بڑھ کر 10.2 ارب ڈالر ہو گئے۔ اگلے مہینوں میں اس اضافے کا بڑا حصہ وہ تھا جو پاکستان کے اقتصادی استحکام پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کے تعاون کے بعد حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ جاری حسابات کا خسارہ کم ہونے سے مجموعی بیرونی توازن میں قابل لحاظ بہتری آئی، نیز بیرونی سرمائے کی آمد بھی بحال ہو گئی جس سے زرمبادلہ کے ذخائر میں اکتوبر 08ء کے بعد اضافہ ہونے لگا (دیکھئے شکل 6.13)۔ ذخائر بہتر ہونے سے شرح مبادلہ میں نسبتاً استحکام آیا اور

غیر ملکی کرنسی امانتوں میں معقول اضافہ ہوا۔ ان عوامل نے بھی اس عرصے میں زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم کیا۔



زرمبادلہ کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی ذخائر میں نومبر تا جنوری بہتری کا بڑا سبب مرکزی بینک کے ذخائر میں ہونے والا اضافہ تھا، اس کے علاوہ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں بھی اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.14)۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، اس عرصے کے دوران مرکزی بینک کے ذخائر بڑھنے کی بڑی وجہ آئی ایم ایف سے (3 ارب ڈالر) رقم ملنا تھا، اس کے بعد ایشیائی بینک سے 761 ملین، اسلامی بینک سے 517 ملین ڈالر اور چین سے 500 ملین ڈالر ملے (دیکھئے جدول 6.13)۔ تاہم تیل کی خریداری پر بھاری اخراجات اور یورو بانڈ پر 517 ملین ڈالر اخراجات مرکزی بینک کے ذخائر میں کمی کا باعث بنے۔

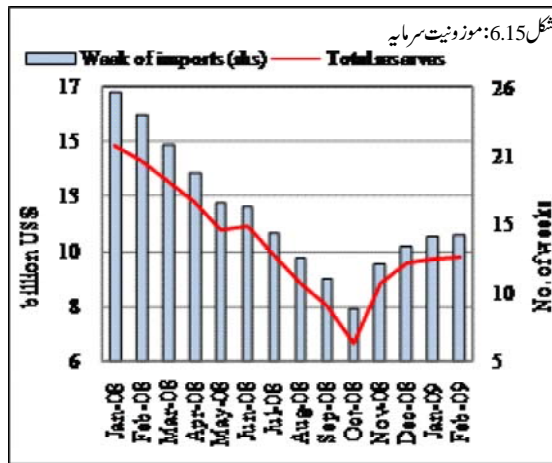
یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ تیل کی خریداری کے جزوی اخراجات (فرنس آئل) 2 فروری 2009ء سے بینک بینک منڈی کو منتقل کر دیے گئے

ملین ڈالر		جولائی تا فروری
میں 08ء	میں 09ء	
9,927	21,637	آمدنی
3,676	4,415	خریداریاں
1,890	4,709	قرضے اور گرانٹ
975	866.2	ایشیائی بینک
5	3057.1	آئی ایم ایف
303	516.5	اسلامی بینک
4,361	12,514	دیگر
2,480	9,204	پیٹنگی تکمیل عرصیت
281.7	466	لا جسٹک سپورٹ
644	0.0	منجکاری آمدنی
11,697	23,568	اخراجات
7,021	8,800	فروخت
1,962	1,176	بین الینک فروخت
5,059	7,624	تیل کی امداد
724	1,448	قرض کی ادائیگی
3,952	13,321	دیگر
1,972	10,031	پیٹنگی تکمیل عرصیت
325	690	گندم مر اسلا اعتباری سی بی
-1,770	-1,930	ذخائر میں خالص تبدیلی
		ماخذ: شعبہ ملکی منڈیاں اور زرعی انتظام

ہیں۔<sup>10</sup> اس اقدام سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر دباؤ کم ہونے کا امکان ہے، تاہم اس سے شرح مبادلہ میں کچھ تغیر بھی آ سکتا ہے۔ خوش قسمتی سے تجارتی خسارے میں کمی اور ترسیلات زر میں اضافے سے امید ہے کہ اس فیصلے کے شرح مبادلہ پر پڑنے والے منفی اثرات بڑی حد تک دور ہو جائیں گے۔

کمرشل بینکوں کے ذخائر میں جولائی سے 13 مارچ مالی سال 09ء تک 652.3 ملین ڈالر اضافہ ہوا اور وہ 3.5 ارب ڈالر تک جا پہنچے۔

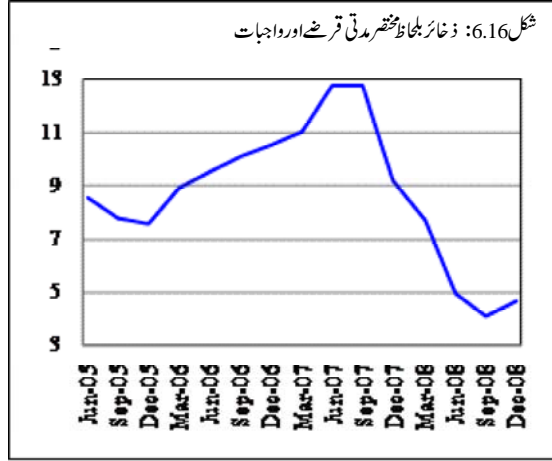
ستمبر 08ء تک کمرشل بینکوں کے ذخائر میں معقول اضافہ ہو رہا تھا تاہم اکتوبر 08ء میں منفی تبدیلیاں بینکوں کے ذخائر میں تیزی سے کمی کا باعث بنیں۔ اکتوبر میں نہ صرف ترسیلات زر تیزی سے کم ہوئیں بلکہ شرح مبادلہ میں سرعت سے کمی کے باعث بے یقینی پھیل گئی، غیر ملکی کرنسی کھاتوں سے بھاری رقوم بھی نکلائی جانے لگیں اور ان کھاتوں کے منجمد ہونے کی افواہیں گردش کرنے لگیں۔



تاہم بعد کے مہینوں میں پاکستان کی بیرونی پوزیشن بہتر ہو گئی اور اسی طرح کمرشل بینکوں کے ذخائر کی صورتحال میں بھی بہتری آ گئی۔ 13 مارچ 09ء کو کمرشل بینکوں کے ذخائر کی سطح 3.5 ارب ڈالر تھی جو قبل ازاں اکتوبر 08ء کی سطح 3.2 ارب ڈالر سے معمولی سی بہتر ہے۔

موزونیت سرمایہ  
موزونیت سرمایہ کی دونوں نسبتیں یعنی درآمدات کے

<sup>10</sup> ایف ای گھنٹی مراسلہ نمبر 2، مورخہ 15 جنوری 2009ء

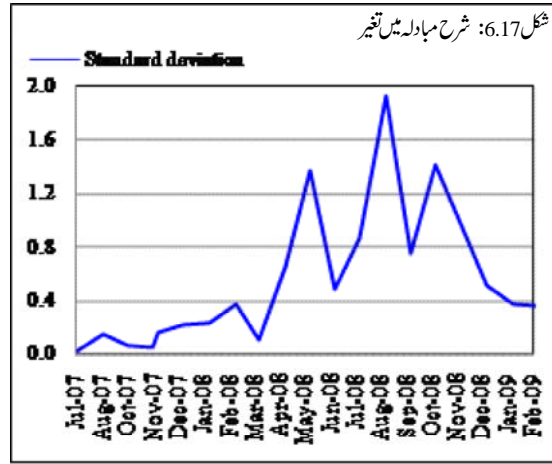


لیے موزوں ذخائر بلحاظ ہفتہ، اور مختصر مدتی قرضوں اور واجبات کے لیے ذخائر، تقریباً ایک سال تک مسلسل کمزور ہونے کے بعد معمولی سی بحال ہوئیں (دیکھئے شکل 6.15 اور 6.16)۔

پہلی نسبت یعنی درآمدات کے لیے موزوں ذخائر بلحاظ ہفتہ، اکتوبر 08ء میں کم ہو کر 9.06 ہفتہ رہ گئی تھی تاہم بہتری کے بعد یہ 13 مارچ 09ء کو 14.5 ہفتہ ہو گئی۔ اس میں زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے علاوہ دوسری سہ ماہی کے دوران درآمدی بل میں کمی بھی کارفرما ہے۔ اسی طرح مختصر مدتی قرضوں اور واجبات کے لیے ذخائر کی نسبت ستمبر 08ء کے دوران 4.1 تھی جو اختتام دسمبر 08ء پر بہتر ہو کر 4.6 ہو گئی۔

## 6.5 شرح مبادلہ

رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر روپے کی قدر میں 16.3 فیصد کمی واقع ہوئی تاہم نومبر 08ء کے بعد روپیہ کسی قدر سنبھل گیا۔ شرح مبادلہ میں



استحکام پاکستان کے بیرونی حسابات میں بہتری، خصوصاً آئی ایم ایف کے ساتھ عارضی انتظام کے بعد مالی کھاتے میں بہتری کی وجہ سے آیا۔ آئی ایم ایف کی طرف سے رقوم کی آمد سے نہ صرف زر مبادلہ کے ذخائر میں کمی کا سلسلہ رک گیا بلکہ منڈی میں پائے جانے والے تصورات بھی بہتر ہوئے۔ اگلے مہینوں کے دوران تجارتی خسارہ گھٹنے اور دیگر ذرائع سے رقوم کی آمد بڑھنے سے روپے پر موجود دباؤ مزید کم ہو گیا۔ نتیجتاً رواں مالی سال نومبر تا جنوری روپیہ ڈالر کے مقابلے میں نسبتاً مستحکم ہوا۔

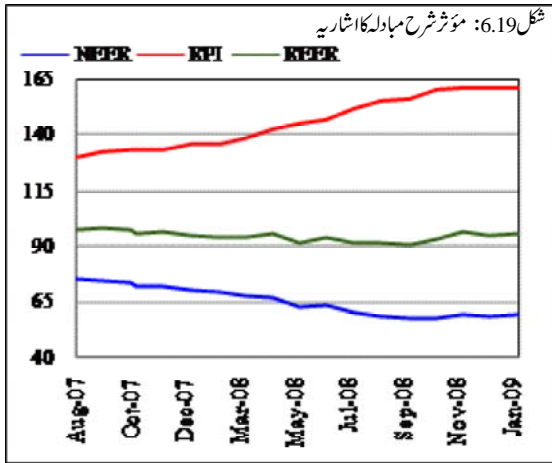
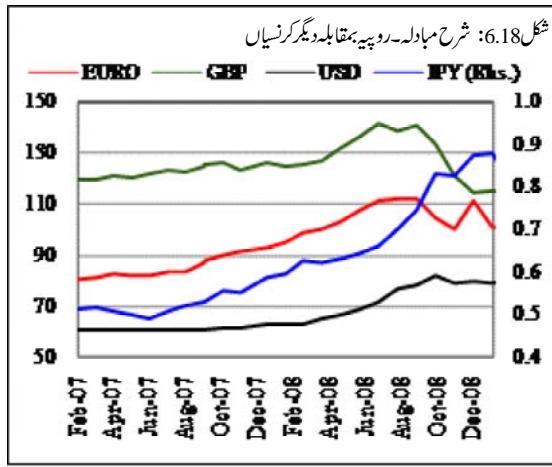
شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ کو ظاہر کرنے والے معیاری انحراف کی قدر بھی خاصی کم ہوئی، جو اکتوبر میں 1.41 تھی تاہم جنوری میں 0.31 ہو گئی (دیکھئے شکل 6.17)۔

## عالمی کساد بازاری اور شرح مبادلہ

جدول 6.14: شرح سود کا مقابلہ

جنوری 09ء	نومبر 08ء	جولائی 08ء	مارچ 08ء	نومبر 07ء	جولائی 07ء
0.25	1.00	2.00	2.25	4.50	5.25
1.50	3.00	5.00	5.25	5.75	5.75
2.00	3.25	4.25	4.00	4.00	4.00
0.10	0.30	0.50	0.50	0.50	0.50
15.00	15.00	13.0	10.52	10.00	9.50

حالیہ اقتصادی بحران سے نہ صرف عالمی کساد بازاری نے جنم لیا بلکہ اس نے مرکزی بینکوں کا موقف بھی تبدیل کر دیا، چنانچہ دنیا بھر میں شرح سود میں بڑے پیمانے پر کمی دیکھی گئی۔ امریکی بینک نے شرح سود میں ریکارڈ کی کی جبکہ بینک آف جاپان کی شرح سود دنیا بھر میں سب سے کم ہو چکی ہے۔ مرکزی یورپین بینک اور بینک آف انگلینڈ نے بھی اپنا موقف تبدیل کرتے ہوئے شرح سود میں بھاری کمی کی (دیکھئے جدول 6.14)۔ مالی بحران اور شرح سود میں تیز رفتار کٹوتی ہر بڑی کرنسی میں تیزی سے تبدیلی کا باعث بنی۔ مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران اگرچہ ڈالر دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں مستحکم ہوا، یورو اور پونڈ میں کمزوری آئی۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسیاں بھی کینیڈا، آسٹریلیا، اور نیوزی لینڈ جیسی اجناسی کرنسیوں<sup>11</sup> کی طرح، ڈالر کے مقابلے میں اپنی قدر گنوا بیٹھیں۔



روپے نے دیگر بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں نسبتاً بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یورو اور پونڈ کے مقابلے میں روپے کی قدر بڑھنے کی اہم وجہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں ان کرنسیوں میں آنے والی کمزوری تھی۔ برطانیہ اور یورو زون میں اقتصادی حالات ابتر ہونے سے پونڈ اور یورو دونوں، ڈالر کے مقابلے میں کمزور ہوئے۔ ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین نسبتاً مستحکم رہنے سے روپے کی قدر ین

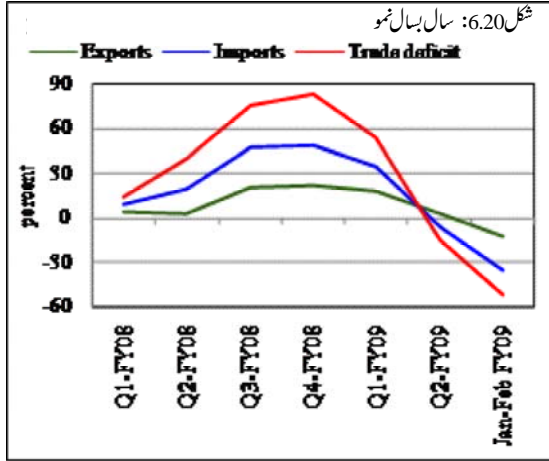
<sup>11</sup> آمدنی کے لیے عام مال کی برآمد پر بھاری انحصار کرنے والے ملکوں کی کرنسی کو "اجناسی کرنسی" کہا جاتا ہے۔ زرمبادلہ کی منڈی میں اجناسی کرنسی کا مطلب آسٹریلیائی ڈالر، کینیڈین ڈالر، نیوزی لینڈ ڈالر، اور جنوبی افریقی ریئلڈ لیا جاتا ہے۔

کے مقابلے میں 21.4 فیصد کم ہوئی (دیکھئے شکل 6.18)۔

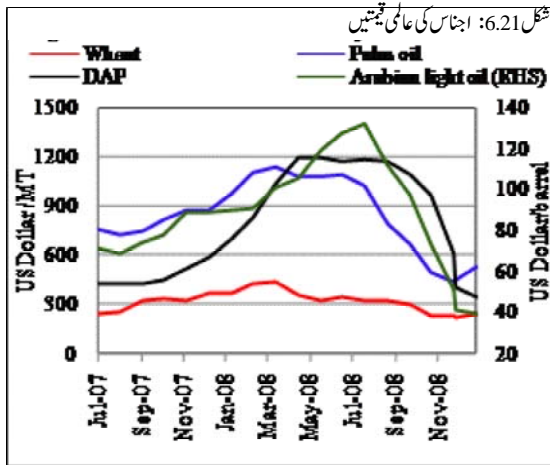
مختلف کرنسیوں سے شرح مبادلہ کی پیمائش کرنے والی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ رواں مالی سال جولائی تا دسمبر روپے کی قدر میں 7.6 فیصد کی ظاہر کرتی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں یہ کمی 3.2 فیصد تھی۔ تاہم گرانی کے دباؤ میں مسلسل اضافے کی وجہ سے، جو نسبتی اشاریہ قیمت 9.6 فیصد بڑھنے سے ظاہر ہے، حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں رواں مالی سال کے مذکورہ عرصے میں 1.3 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.19)۔

## 6.6 تجارتی کھاتہ

مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے میں مجموعی تجارتی خسارہ 11.6 ارب ڈالر تک جا پہنچا جو کہ سال بسال 6.9 فیصد کی کوٹا ہر کرتا ہے۔



جولائی تا فروری عرصے کا تجارتی خسارہ سات برس میں پہلی بار کم ہوا ہے۔ اس کا اصل سبب درآمدات کا کم ہونا ہے۔ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات میں سال بسال خاصی نمو ہوئی تھی تاہم بعد میں مجموعی طلب گرنے اور درآمدات کے نرخ نومبر 08ء کے بعد سے تیزی سے کم ہونے کے باعث درآمدی بل بھی گھٹ گیا اور اس کا نتیجہ تجارتی خسارہ کم ہونے کی صورت میں نکلا (دیکھئے شکل 6.20)۔ تجارتی خسارہ کم کرنے میں برآمدات کے مستحکم رہنے کو بھی دخل ہے تاہم اتنا زیادہ نہیں۔ رواں مالی سال جولائی تا فروری برآمدات میں سال بسال جو معقول نمو ہوئی وہ بڑی حد تک پہلی سہ ماہی میں ہوئی۔

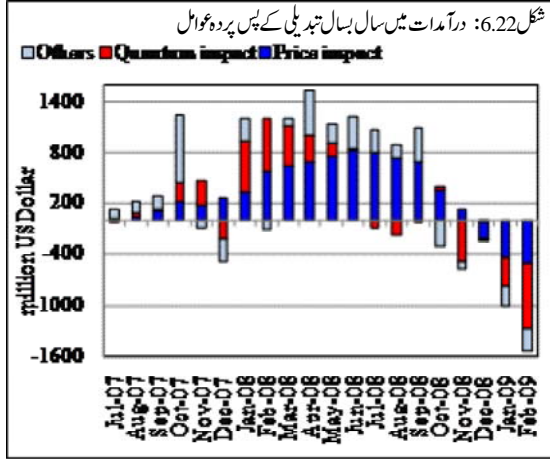


مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات میں تقریباً سارا اضافہ بلند قیمتوں کے باعث ہوا۔ اجناس کے عالمی نرخ اگرچہ مالی سال کے آغاز ہی سے گرنے لگے تھے تاہم اس گراؤ کا اثر پاکستانی درآمدات پر ذرا تاخیر سے سامنے آیا اور درآمدی بل میں مالی سال کی دوسری سہ ماہی سے مسلسل کمی دیکھی جانے لگی (دیکھئے شکل 6.21 اور 6.22)۔ اس کے علاوہ سخت زری اور مالیاتی پالیسیوں کے مشترکہ اثرات، روپے کی قدر میں تیزی سے کمی<sup>12</sup> اور توانائی کی قلت جیسے عوامل نے بھی درآمدات کا حجم کم کرنے میں مدد دی۔

مجموعی طلب میں سست روی کارہجان مالی سال کے بقیہ حصے میں برقرار رہے گا اور درآمدات کی قیمتیں بھی کم ہونے کا امکان ہے۔ اس کے نتیجے

<sup>12</sup> رواں مالی سال جولائی تا فروری روپے کی قدر میں سال بسال 14.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔

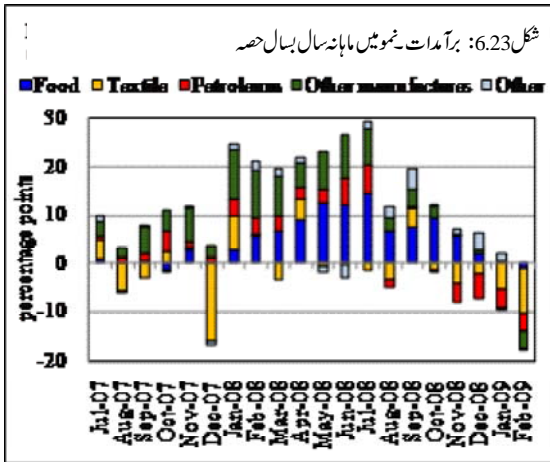
میں تجارتی خسارہ اگلے مہینوں میں کم ہونے کے امکانات روشن ہیں، تاہم مالی سال کا مجموعی تجارتی خسارہ کم ہونے کا انحصار مارچ تا جون برآمدی نمو کے رجحانات پر ہوگا۔



برآمدات اگرچہ کم ہونا شروع ہو گئی ہیں تاہم ابھی کمی معمولی سطح کی ہے۔ عالمی کساد بازاری اور اس کے نتیجے میں بین الاقوامی طلب میں کمی کو دیکھتے ہوئے پاکستان کی برآمدی نمو میں کمی عین متوقع تھی، تاہم بڑھتے ہوئے اندرونی مسائل، مثلاً بجلی کی قلت، کی وجہ سے صورتحال بدتر ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ مالی سال میں جولائی تا جنوری برآمدی نمو زیادہ وسیع

البنیاد نہیں تھی اور تقریباً تمام کی تمام نمو چاول اور سیمنٹ کے شعبوں میں ہوئی چنانچہ ان دونوں شعبوں میں نمو کی رفتار متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

#### برآمدات



رواں مالی سال جولائی تا فروری برآمدات میں 4.3 فیصد کی سال بھر نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 7.4 فیصد تھی۔ برآمد کنندگان کو کئی طرح کے مسائل کا سامنا تھا مثلاً بجلی کی شدید قلت، سیاسی بے یقینی اور بد امنی، ان مسائل کے باوجود یہ نمو حاصل کرنا قابل تعریف ہے۔ تاہم معلوم ہوتا ہے، یہ نمو اگلے مہینوں میں برقرار نہیں رہ سکے گی کیونکہ نومبر سے برآمدات میں مستقل کمی آرہی ہے (دیکھئے شکل 6.23) اور یہ کمی وسیع البنیاد ہے۔ نہ صرف ٹیکسٹائل برآمدات مسلسل گھٹ رہی ہیں بلکہ غیر ٹیکسٹائل برآمدات کے وہ زمرے جو مستحکم چلے آ رہے تھے، اب خاصہ کمزور ہو چکے ہیں (دیکھئے جدول 6.15)۔

صورتحال حکومت سے فوری توجہ کا تقاضا کرتی ہے۔ بالخصوص بجلی کی قلت دور کرنے کو ترجیح دینی چاہیے۔ 'اے پٹا' (APTMA) کے ذرائع کے



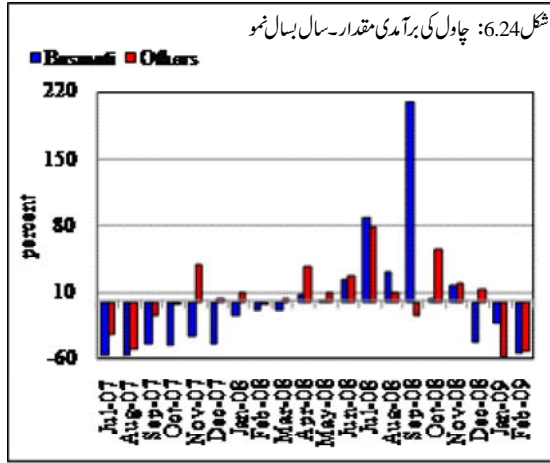
جدول 6.15: اہم برآمدات (جولائی تا فروری)									
ملین امریکی ڈالر									
اکائیاں	مالیت	اکائی مالیت	م 09ء		م 08ء		سال بسال فیصد تبدیلی		
			مالیت	اکائی مالیت	مالیت	اکائی مالیت	مقدار	مالیت	اکائی مالیت
<b>غذائی گروپ</b>									
جس میں: چاول	میزرک ٹن	826.1	504.3	1394.3	2099.3	924.9	568.1	674.3	47.3
ٹیکسٹائل گروپ									
جس میں:									
سوتلی دھاگہ	میزرک ٹن	864.4	2309.6	732.3	2163.4	2163.4	-132.1	-9.6	-15.3
سوتلی کپڑے	مرلج میٹر	1248.3	1001.5	1317.8	985.6	69.5	7.3	5.6	-1.6
بُٹے ہوئے کپڑے	درجن	1236.4	18.9	1203.6	17.8	-32.9	3.4	-2.7	-5.8
چادریں	میزرک ٹن	1259.7	5736.0	1128.2	5271.7	5271.7	-131.5	-2.6	-10.4
تولے	میزرک ٹن	383.9	4087.5	422.4	3612.4	3612.4	38.5	24.5	10.0
سلے سلائے لمبوسات	درجن	935.7	37.4	819.4	39.5	-116.3	-17.1	-12.4	5.6
سینٹیک ٹیکسٹائل	مرلج میٹر	287.7	912.9	220.3	854.7	854.7	-67.5	-18.2	-23.4
دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات		332.3		331.3		-1.0		-0.3	
دیگر ٹیکسٹائل مواد		177.7		150.6		-27.2		-15.3	
<b>پٹرولیم گروپ</b>									
دیگر اشیاء سازی گروپ									
جس میں:									
کیمیکلز اور ادویات		367.6		420.9		53.3		14.5	
گڑ	میزرک ٹن	23.2	59.6	72.2	94.8	49.0	95.7	211.0	58.9
سینٹ	میزرک ٹن	213.1	53.9	374.4	58.6	161.3	61.5	75.7	8.8
تمام دیگر اشیاء		417.9		552.4		134.5		32.2	
<b>کل برآمدات</b>		<b>11660.5</b>		<b>12155.7</b>		<b>495.2</b>		<b>4.2</b>	

مطابق ٹیکسٹائل شعبہ (اسپننگ اور ویونگ) کو موسم سرما (نومبر تا جنوری، مالی سال 09ء) کی ضروریات میں سے صرف 33 فیصد گیس دی گئی جبکہ رواں مالی سال کے جولائی تا جنوری پورے عرصے کے دوران اس شعبہ نے توانائی کی اپنی 70 فیصد ضروریات پوری کیں۔ اس کے علاوہ ملکی برآمدات مختلف قسم کے ساختی اور مخصوص شعبہ جاتی مسائل سے بھی متاثر ہو رہی ہیں جنہیں مستعدی کے ساتھ حل کیا جانا چاہیے۔

#### اہم غیر ٹیکسٹائل برآمدات

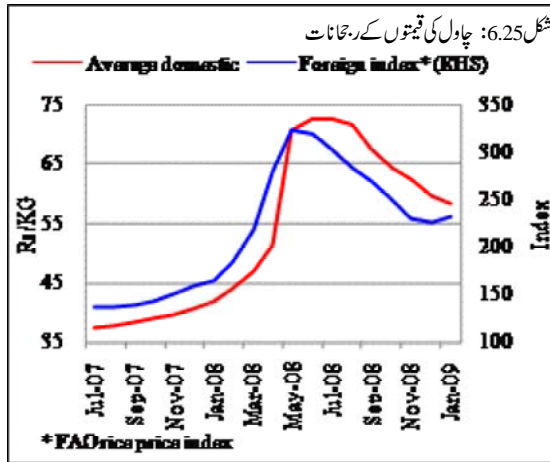
رواں مالی سال جولائی تا فروری مجموعی برآمدی نمو میں چاول کی برآمد کا حصہ سب سے زیادہ رہا، اور اس اضافے کا بھی بیشتر حصہ پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا جبکہ چاول کی برآمدی نمودوسری سہ ماہی سے گھٹنا شروع ہو گئی ہے (دیکھئے شکل 6.24)۔ اس کے کئی اسباب ہیں:

1) دوسری سہ ماہی میں اس کی کا جزوی سبب چاول کی ملوں کو بجلی کا بار بار کا قفل ہے۔



2) جہاں تک باسمتی چاول کا تعلق ہے، جنوری میں باسمتی چاول پر سے برآمدی ڈیوٹی ختم کرنے کے بھارت کے فیصلے سے صورتحال پیچیدہ ہو گئی ہے اور پاکستان کے باسمتی چاول کے لیے مقابلہ سخت ہو گیا ہے۔

3) نئی فصل کی رسد سے چاول کی عالمی قیمتیں تیزی سے کم ہوئی ہیں۔ چنانچہ پاکستان میں چاول کی شاندار فصل کے باوجود برآمد کنندگان کو نرخوں کے معاملے میں مسابقت کا سامنا ہو گا۔ تاہم چاول کی ملکی منڈی میں صورتحال عالمی منڈی جیسی نہیں ہے کیونکہ چاول کی قیمتیں وہاں کے مقابلے میں یہاں اتنی تیزی سے کم نہیں ہوئی ہیں (دیکھئے شکل 6.25)۔

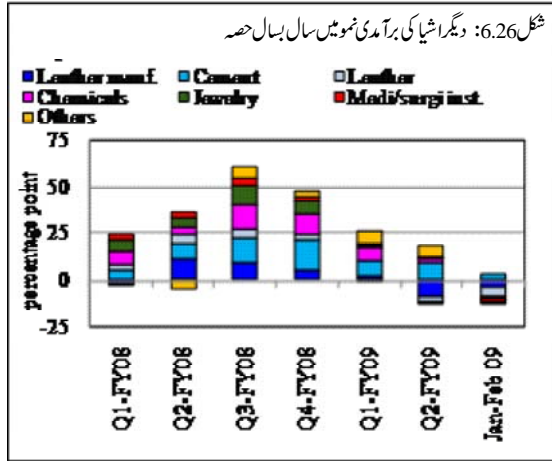


اس صورتحال کا ایک سبب ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کے اقدامات کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ حکومت کا فیصلہ ملکی منڈی میں بے یقینی پیدا کرنے کا سبب بنا ہے، کیونکہ اطلاعات کے مطابق کاشت کار اپنی فصل برآمد کنندگان کو بیچنے سے گریزاں ہیں تو اس امید پر کہ انہیں ٹی سی پی بہتر نرخ دے گی۔ چنانچہ چاول کی ملکی قیمتوں میں جمود چاول کی برآمدات میں مسابقت کو متاثر کر رہا ہے۔

دیگر اشیاء کی برآمدات نے رواں مالی سال کے جولائی تا فروری عرصے میں 9.5 فیصد کی سال بسال

نمو حاصل کی۔ یہ اگرچہ خاصی عمدہ نمونہ ہے تاہم یہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کی سال بسال 35.4 فیصد نمونہ سے بہت کم ہے۔ اس گروپ کے تقریباً تمام بڑے زمروں کی برآمدات میں رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی سے سست روی یا کمی دیکھی جا رہی ہے (دیکھئے شکل 6.26)۔

رواں مالی سال جولائی تا فروری مجموعی برآمدی نمونہ میں سیمنٹ کی برآمد نے دیگر اشیاء کے زمرے میں اہم ترین کردار ادا کیا۔ سیمنٹ کے شعبے نے بیرون ملک طلب اور اندرون ملک پیداواری استعداد بڑھنے کے باعث درحقیقت گزشتہ پورے مالی سال کے دوران بلند نمونہ حاصل کی تھی۔ تاہم



حال ہی میں، سیمنٹ کی بڑی برآمدی منڈیوں میں بعض منفی تبدیلیاں ان خدشات کو ہوا دے رہی ہیں کہ سیمنٹ کا شعبہ اپنی گزشتہ سال کی عمدہ کارکردگی شاید برقرار نہ رکھ سکے۔ مثال کے طور پر:

(1) بھارت پاکستانی سیمنٹ کی بڑی منڈیوں میں سے ایک ہے جہاں 12 سے 14 فیصد سیمنٹ جاتی ہے، جنوری 09ء سے بھارت نے سیمنٹ کی درآمد پر 12 فیصد ڈیوٹی نافذ کر دی ہے۔

(2) عرب امارات میں، پاکستانی برآمدی سیمنٹ جس کا حصہ 14 فیصد ہے، تعمیراتی سرگرمیاں سست پڑ گئی ہیں جس سے سیمنٹ کی طلب کم ہونے کا امکان ہے۔

(3) سعودی عرب نے سیمنٹ کی پیداواری گنجائش<sup>13</sup> بڑھالی ہے چنانچہ مشرق وسطیٰ کے ممالک اپنی طلب پوری کرنے کے لیے پاکستان بجائے اسے ترجیح دے سکتے ہیں۔

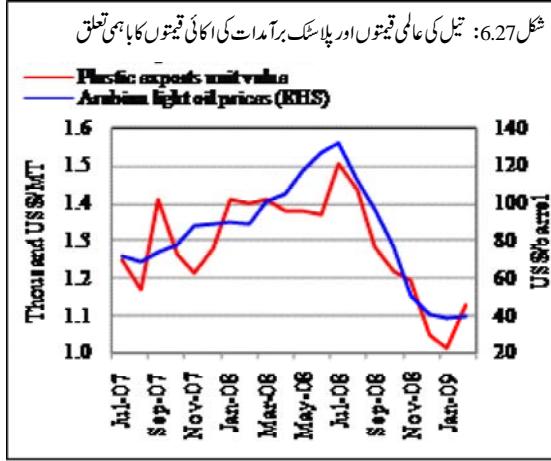
یہ تمام عوامل مستقبل میں پاکستان کی سیمنٹ برآمدات میں کسی حد تک کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔ ایک خوش آئند پہلو یہ ہے کہ گزشتہ مالی سال سے افریقی ممالک پاکستانی سیمنٹ کی ممکنہ منڈی کے طور پر سامنے آئے ہیں۔

چمڑے کی مصنوعات کی برآمدات میں رواں مالی سال جولائی تا فروری سال 13.5 فیصد کمی آئی جس کا سبب عالمی کساد بازاری کی وجہ سے بیرونی طلب میں کمی کے علاوہ مختلف النوع مقامی ساختی مسائل ہیں۔ چمڑے کی زیادہ تر برآمدی مصنوعات جیکٹوں اور ملبوسات<sup>14</sup> کی دیگر اشیا پر مشتمل ہوتی ہیں جنہیں اشیائے تفریح کا درجہ حاصل ہے، اور یہ زیادہ تر یورپی یونین اور امریکہ کو بھیجی جاتی ہیں، تاہم یہ خطے ان دنوں اقتصادی کساد بازاری کی پلٹ میں ہیں۔ جہاں تک رسدی پہلوؤں کا تعلق ہے تو دیگر شعبوں کی مانند چمڑے کی مصنوعات کا شعبہ بھی بجلی کی قلت، پیداواری لاگت میں اضافے، غیر ہنرمند افرادی قوت اور ازکار رفتہ مشینری جیسے مسائل سے دوچار ہے۔

ملک میں خام چمڑا بہ افراط دستیاب ہے، چنانچہ مذکورہ ساختی مسائل درست طریقے سے حل کر لیے جائیں تو چمڑا مصنوعات کی برآمدات میں اضافہ ممکن ہے۔ تاہم مستقبل قریب میں یہ مسائل برقرار رہنے کا امکان ہے، لہذا چمڑا مصنوعات کی برآمد میں کمی آسکتی ہے۔ اس کے علاوہ چمڑا

<sup>13</sup> [http://www.menafn.com/qn\\_news\\_story\\_s.asp?StoryId=1093200542](http://www.menafn.com/qn_news_story_s.asp?StoryId=1093200542)

<sup>14</sup> چمڑے کی مصنوعات میں 75 فیصد چمڑے کے ملبوسات ہوتے ہیں، اور اس کے علاوہ چمڑے کے برآمدی ملبوسات میں 90 فیصد جیکٹیں اور ہینٹیں کی دیگر اشیا شامل ہیں۔



مصنوعات کی طلب گھٹنے سے، یہ مصنوعات بنانے والے بعض بڑے ملکوں کی خام چمڑے کی بھی طلب کم ہوئی ہے۔ نتیجتاً رواں مالی سال کے جولائی تا فروری عرصے میں خام چمڑے کی برآمد میں 22.5 فیصد کی سال بسال کمی واقع ہوئی ہے۔

کیمیکلز اور ادویات کی برآمد میں سال بسال نمو میں بھی معمولی سست روی آئی اور رواں مالی سال جولائی تا فروری نمو 14.5 فیصد رہی جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 4.9 فیصد رہی تھی۔ اس کی وجہ پلاسٹک اور دیگر کیمیکلز کے بڑے زمروں کی برآمد میں آنے والی کمی تھی۔

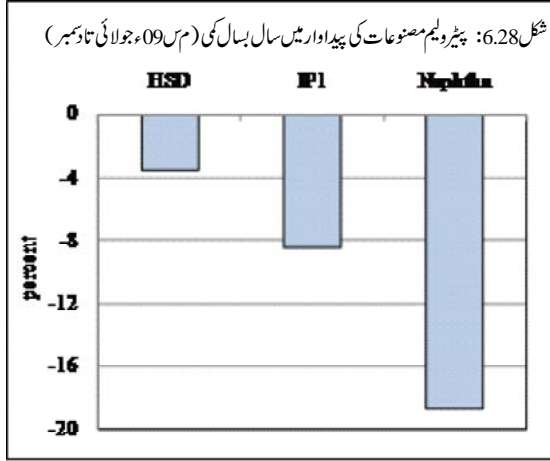
پلاسٹک کی 55 فیصد برآمدات 'پیٹ' (PET) بوتل بنانے والے ریزن (resin) پر مشتمل ہے اور ریزن خام تیل سے بنایا جاتا ہے۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں تیز رفتار کمی کی وجہ سے 'پیٹ' اکائی کی قیمت بھی گزشتہ جولائی سے کم ہو رہی ہے اور اس کا اثر متعلقہ مصنوعات کی قیمتوں پر پڑ رہا ہے اور مجموعی پلاسٹک برآمدات کم ہو رہی ہیں (دیکھئے شکل 6.27)۔

مالی سال 09ء میں جولائی تا فروری پلاسٹک مصنوعات کی برآمد میں کمی کا ایک سبب قرضوں کا چکر (circular debt) ہو سکتا ہے۔ قرضوں کا چکر ریفرنسز یوں کی خام تیل کی درآمد میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور نتیجتاً پیٹرولیم مصنوعات کی برآمد میں کمی آ جاتی ہے۔ اس امر کا ایک ثبوت پیٹرولیم مصنوعات مثلاً نیفتھا، ایچ اے ایس ڈی اور جیٹ فیول کی، گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم پیداوار بھی ہے (دیکھئے شکل 6.28)۔

ٹیکسٹائل برآمدات میں مئی 08ء ہی سے ماہ بہ ماہ کمی واقع ہو رہی ہے اور رواں مالی سال میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ نئے مالی سال میں جولائی تا فروری ٹیکسٹائل برآمدات میں 5.6 فیصد کی سال بسال کمی دیکھی گئی۔ موجودہ عالمی کساد بازاری، اور ٹیکسٹائل مصنوعات اور ملبوسات کی طلب میں کمی کے پیش نظر یہ سست روی غیر متوقع نہ تھی۔

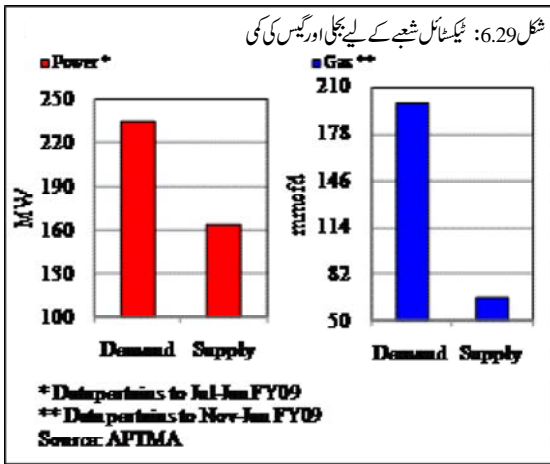
عالمی طلب گرنے کے علاوہ رسد کے ملکی مسائل خصوصاً بجلی اور گیس کی قلت بھی ٹیکسٹائل کے شعبے کی برآمدی کارکردگی کو متاثر کر رہے ہیں (دیکھئے شکل 6.29)۔<sup>15</sup> ملکی برآمدات کے سب سے بڑے شعبے یعنی ٹیکسٹائل پر، بجلی کی طویل قلت کے منفی اثرات حکومت سے فوری توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ شعبہ رقوم کی آمد کے مسائل سے بھی دوچار ہے کیونکہ بینکوں سے قرضہ پہلے کی نسبت کم دستیاب ہے۔ بینک اس

<sup>15</sup> یہ گراف آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن (انچا) کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر بنایا گیا ہے۔



شعبے کو قرضہ دینے میں محتاط ہو گئے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ خریداروں کی عدم دلچسپی کے باعث گودام مال سے بھر گئے ہیں اور ٹیکسٹائل کے غیر ادا شدہ قرضے بڑھ رہے ہیں۔ اس خیال کو اس امر سے بھی تقویت ملتی ہے کہ ٹیکسٹائل کو قرضے کی جو خالص فراہمی گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں 14.1 فیصد تھی وہ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں گھٹ کر 5.1 فیصد رہ گئی ہے۔<sup>16</sup> اس کے علاوہ بعض اطلاعات کے مطابق حالیہ عالمی کساد بازاری کی وجہ سے بین الاقوامی خریدار ادائیگی کی مہلت بڑھانے پر اصرار کر رہے ہیں جس سے ٹیکسٹائل کے شعبے کو قوم کی آمد کے حوالے سے درپیش مسائل مزید الجھ جائیں گے۔

تاہم روپے کی قدر میں معتدبہ کمی<sup>17</sup> سے پاکستان کا ٹیکسٹائل شعبہ دیگر ملکوں کے مقابلے میں بہتر مسابقتی مقام پر آ گیا ہے۔ اس کی عکاسی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے زمروں میں یورپی یونین اور امریکہ کو اہم برآمدات میں پاکستان کی نسبتاً بہتر پوزیشن سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے جدول 6.16)۔ رواں مالی سال جولائی تا فروری عرصے میں ٹیکسٹائل



برآمدات میں بلحاظ روپیہ 19.3 فیصد سال بسال عمدہ نمود کی گئی۔ روپے کی قدر میں نمایاں کمی سے ٹیکسٹائل شعبے کو کئی طرح سے فائدہ ہوا:

(1) برآمد کنندگان کو کم قیمت متعین (quote) کرنے میں سہولت ہوئی جو مالی سال کے زیر جائزہ عرصے میں متعدد ٹیکسٹائل مصنوعات کی اکائی قیمتوں میں ہونے والی کمی سے ظاہر ہے۔

(2) اس حقیقت کے پیش نظر کہ اس شعبے کا نصف سے

<sup>16</sup> تفصیل کے لیے دیکھئے باب 4 زراور بینکاری۔

<sup>17</sup> رواں مالی سال جولائی تا فروری روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں سال بسال 14.5 فیصد کم ہوئی۔

زائد خام مال ملک میں پیدا ہوتا ہے، ٹیکسٹائل برآمد کنندگان پیداوار کی بڑھتی ہوئی ملکی لاگت کے اثرات سے خود کو بہتر طور پر بچا سکتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ بنیادی خام مالی یعنی کپاس کی قیمت گذشتہ اگست سے مسلسل گر رہی ہے۔ نیز، تیل کے عالمی نرخوں میں کمی سے مصنوعی ریشے کی قیمت بھی کم ہو رہی ہے۔ اس طرح صرف بجلی کے نرخ اور کارکنوں کے معاوضے ہی وہ اہم مدات ہیں جن میں اضافہ اس شعبے کو برداشت کرنا ہے (دیکھئے شکل 6.30)۔

ٹیکسٹائل شعبے پر آنے والی لاگت کا ایک اہم حصہ مالی لاگتیں بھی ہیں، تاہم برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کے ذریعے رعایتی مالکاری ٹیکسٹائل صنعت کو بڑھتی ہوئی شرح سود کے اثرات سے کسی حد تک تحفظ دیتا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے ٹیکسٹائل شعبے کو مزید ترغیبات دی ہیں جن میں اسپننگ شعبے کو مارک اپ زراعت میں ایک سالہ توسیع<sup>18</sup>، برآمد کنندگان کو دی گئی برآمدی مالکاری پر بینکوں کو سو فیصد مالکاری کی فراہمی<sup>19</sup>، طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت دیے گئے قرضوں کی واپسی میں ایک سالہ توسیع<sup>20</sup> اور ای ایف ایس کے تحت نو مالکاری کی مدت میں توسیع<sup>21</sup> شامل ہے۔

جدول 6.16: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کی نمو-مارکیٹ تجزیہ فیصد میں

	2007ء	2008ء	ملبوسات	ٹیکسٹائل
امریکا منڈی (جنوری تا دسمبر)				
پاکستان	-10	4.2	-0.5	-5.2
بنگلہ دیش	3	5.3	11.3	7.5
چین	10.9	17.2	-0.8	0.6
انڈونیشیا	-2.4	7.7	1.1	-5.5
بھارت	2.1	-1.7	-2.7	1.7
سری لنکا	3.1	-7	-5.9	-22.5
میکسیکو	5.9	-15	-10.5	-15.5
ترکی	2.4	-22.4	-28.4	-9.9
دنیا	3.5	2.2	-3.5	-4.1
یورپی یونین منڈی (جولائی تا اکتوبر)				
پاکستان	7.2	-0.4	6.2	-2.7
بنگلہ دیش	16	-4.8	4.1	1.2
چین	19.7	11.4	16.1	1.3
انڈونیشیا	5.1	-10.8	-10.3	-24.7
بھارت	7.1	4.2	2.7	-7.5
سری لنکا	1.6	9.8	3.3	-19.4
میکسیکو	3	-5	6.8	-14.9
ترکی	2.7	6.9	-14.2	-9.9
دنیا	7	5.4	1.3	-5.7

ماخذ: امریکی سٹینس نیور اور یورو اسٹیٹ

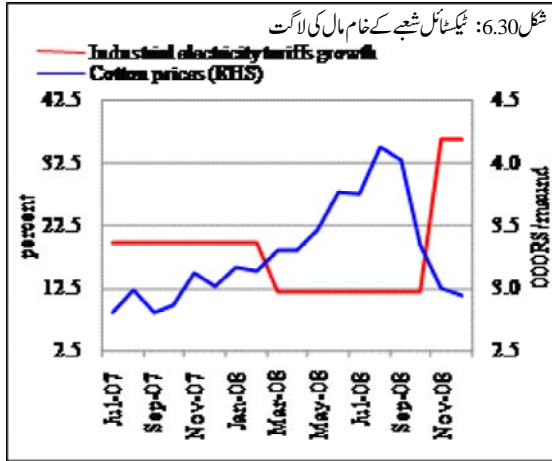
اس تناظر میں اگر بیرونی طلب کمزور بھی رہتی ہے اور اندرون ملک بجلی کی قلت برقرار بھی رہتی ہے تو روپے کی قدر کا گرنا ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات کو کمی سے بچانے میں خاصا مددگار ثابت ہوگا۔ اس طرح توقع ہے کہ رواں مالی سال کے بقیہ عرصے میں ٹیکسٹائل برآمدات میں سال بسال کی معمولی سی رہے گی۔

<sup>18</sup> <http://www.sbp.org.pk/smeft/circulars/2009/C5.htm>

<sup>19</sup> ایس ایم ای ایف ڈی گشتی مراسلہ نمبر 3 برائے 2008ء، اسٹیٹ بینک

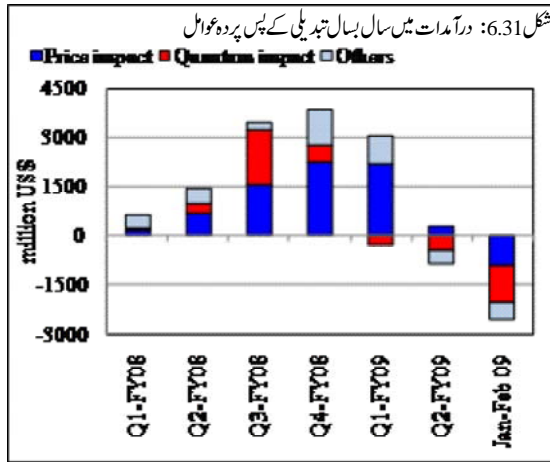
<sup>20</sup> <http://www.sbp.org.pk/smeft/circulars/2009/C1.htm>

<sup>21</sup> <http://www.sbp.org.pk/smeft/circulars/2009/C4.htm>



**درآمدات**  
جولائی تا فروری مالی سال 09ء درآمدات میں سال  
بسال 1.5 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی  
عرصے میں سال بسال 21.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔  
درآمدی نمونیں یہ ست روپی، اجناس کی عالمی قیمتوں  
میں تیزی سے کمی اور معیشت میں طلب کم ہونے کی  
وجہ سے رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی سے  
نمایاں تھی (دیکھئے شکل 6.31 اور 6.32)۔

ان دونوں عوامل کا تخفیفی اثر رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں ہوا۔ اکثر اجناس کی عالمی قیمتیں گذشتہ مالی سال کی دوسری ششماہی کے البینادئے تھیں اس لیے ان پر بلند قیمتوں کا اثر پڑا۔



کم طلب کی وجہ سے درآمدات میں کمی  
روان مالی سال جولائی سے جنوری کے دوران طلب  
کے سکتے ہیں کئی عوامل کا فرما تھے، مثلاً اسٹیٹ  
بینک کی سخت زری پالیسی، روپے کی قدر میں تیزی  
سے کمی، لوگوں کی حقیقی آمدنی میں کمی، درآمدی  
ڈیوٹیوں میں اضافہ اور ایشیائی تعیشات پر سیلز ٹیکس،  
قرضوں کا چکر اور معاشی سرگرمیوں میں عام پائی  
جانے والی سست روی (دیکھئے جدول 6.17 اور  
6.18)۔ اگرچہ اس پورے عرصے کے دوران غیر

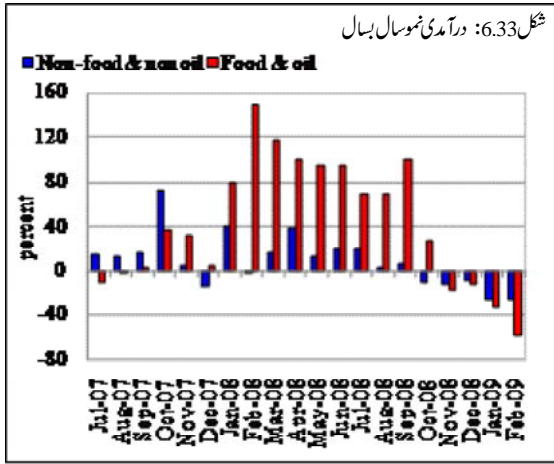
غذائی اور غیر ایندھن درآمدات کم رہیں تاہم نومبر سے خوراک اور تیل کی درآمدات بھی سال بسال کی خاطر کم رہیں گے (دیکھئے شکل 6.33)۔

بحیثیت مجموعی پیٹرولیم گروپ کی درآمدات نے زیر جائزہ عرصے میں 9.2 فیصد سال بسال نمو حاصل کی تاہم تقریباً تمام کا تمام یہ اضافہ کم قیمت کا نتیجہ تھا۔ جہاں تک مقدار کا تعلق ہے خام پیٹرولیم کی درآمد میں معتدل اضافہ ہوا جبکہ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد اس پورے عرصے میں کم ہوتی رہی (دیکھئے جدول 6.18)۔



پیٹرولیم گروپ کی درآمدی مقدار میں کمی کا تعلق قرضوں کے چکر سے ہو سکتا ہے جس نے ریفائنریوں اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کی درآمدی صلاحیت کو کم کر دیا۔ خام پیٹرولیم کے معاملے میں مراسلہ اعتبار (ایل سی) کھولنے میں ریفائنریوں کو بھی مسائل کا سامنا تھا جس کی وجہ ممکن ہے، یہ ہو کہ آئی ایم ایف سے تعاون ملنے سے پہلے پاکستان کے بیرونی حسابات کی پوزیشن خاصی خراب ہو چکی تھی۔ آئی ایم ایف سے معاہدے اور تیل کی عالمی قیمتیں تیزی سے گرنے کے نتیجے میں صورتحال خاصی بہتر ہو گئی جس کی عکاسی رواں مالی سال دسمبر

اور جنوری کے دوران خام پیٹرول کی درآمدی مقدار میں سال ب سال اضافے سے بھی ہوتی ہے۔ تاہم قرضوں کے چکر کی وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد تاحال کم ہے (دیکھئے شکل 6.34 'الف' اور 'ب')۔



مصنوعی کھاد کی اشیاء کی درآمد بھی رواں مالی سال کے زیر جائزہ عرصے میں مقدار کے لحاظ سے تیزی سے کم ہوئی (دیکھئے جدول 6.17 اور 6.18)۔ اس کمی کا سبب مصنوعی کھاد، خصوصاً ڈی اے پی کے انتہائی بلند ملکی نرخ تھے جس کی وجہ سے زیر جائزہ عرصے کے دوران ڈی اے پی کم استعمال ہوئی۔<sup>22</sup> اس کے علاوہ گزشتہ مالی سال کی اضافی درآمد سے بھی ملکی گودام بھرے ہوئے تھے جس کی وجہ سے مزید درآمد کی ضرورت محدود ہو گئی۔

جولائی تا فروری م س 09ء میں لوہے اور فولاد کی درآمدی مقدار گھٹنے سے تعمیراتی سرگرمیاں محدود ہونے اور موثر سازی میں کمی<sup>23</sup> کی عکاسی ہوتی

<sup>22</sup> ڈی اے پی کا استعمال جولائی تا دسمبر مالی سال 09ء کے دوران 6.2 فیصد سال ب سال کم ہوا۔

<sup>23</sup> رواں مالی سال جولائی تا دسمبر موثر سازی کی صنعتی پیداوار میں 35 فیصد کمی سال ب سال بھاری کی آئی۔

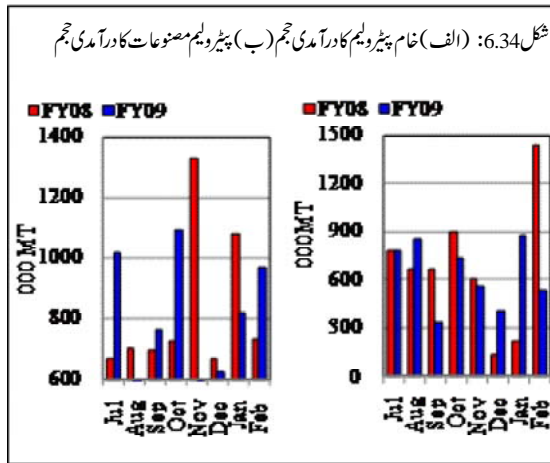


جدول 6.17: سرفہرست بارہ درآمدی ذمے - مقدار کا اثر

ملین امریکی ڈالر

میں 09ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 08ء	میں 08ء	میں 08ء	میں 08ء
جوزی تا فروری	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	چوتھی سرمایہ	تیسری سرمایہ	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ
-95.1	-281	-103.4	-139.1	73.7	109	50.4
-427.8	-22	-90.6	20	353	93.6	141.9
-7.9	-171.6	67.4	236.2	337.9	344.2	-136.9
-73.8	-32.3	-145.4	113.9	6.5	-26.2	77.7
-10.9	-66.8	-96.8	28.2	47.9	88.5	78.9
-4.8	-18.5	-57	67.8	27.1	-39.8	1.8
-42.8	-59.3	23.5	-36.3	11.9	6	-3.4
-14.9	-18.9	-16.1	2.1	18.6	5.1	17.3
-19.4	-13	-12.1	10.7	6	1	-9.4
-9.1	3	4	-0.9	4.8	0.9	1.5
-205.4	375.8	25.5	216	547.7	-3.7	0
-170.0	-171.1	55.9	-40.5	220.3	-163.8	93.4
-1082.0	-475.7	-345.1	478.1	1655.4	414.8	313.2

ہے۔ اس دوران ٹیلی مواصلات شعبے کی درآمدات میں بھی 49.8 فیصد کی سال بسال کمی آئی۔ اس کی ممکنہ وجہ لوگوں کی قوت خرید میں کمی اور موبائل فون پر کسٹم اور ریگولیٹری ڈیوٹیاں عائد ہونا ہے۔<sup>24</sup>



کپاس کی مقامی فصل عمدہ ہونے کی بنا پر خام کپاس کی درآمد میں سال بسال خاصی کمی واقع ہوئی۔<sup>25</sup> پام آئل کی درآمد گھٹنے کی ممکنہ وجہ گذشتہ مالی سال کے دوران پاکستان میں تیل کے بیجوں کی عمدہ فصل<sup>26</sup>، اور نرخ بڑھنے کی وجہ سے گھروں اور صنعت دونوں میں طلب کم ہونا ہے۔ صنعتی طلب میں کمی کی عکاسی 2009ء کی پہلی ششماہی میں خوردنی تیل کی پیداوار میں 4.8 فیصد سال بسال کمی سے بھی ہوتی ہے۔

<sup>24</sup> مالی سال 08ء کے بجٹ میں وفاقی حکومت نے فی موبائل فون 500 روپے کسٹم ڈیوٹی، اور اگست 2008ء میں 250 روپے ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی۔

<sup>25</sup> رواں مالی سال کپاس کی پیداوار سال بسال 3.5 فیصد اضافے کے ساتھ 14.1 ملین کانٹن تک جا پہنچی۔

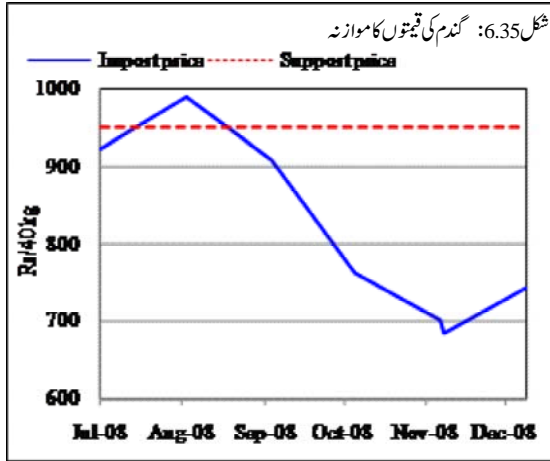
<sup>26</sup> مالی سال 08ء میں سورج کھجی کی پیداوار میں 48 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔

جدول 6.18: اہم درآمدات (جولائی تا فروری)									
ملین امریکی ڈالر									
سال ہلال فیصد تبدیلی		م 09ء		م 08ء					
اکائی مالیت	مالیت	مطلق تبدیلی	اکائی مالیت	مالیت	اکائی مالیت	مالیت	اکائیاں		
	9.5	238.4		2749.6		2511.3			غذائی گروپ
20.7	127.1	174.2	469.0	466.3	838.0	386.3	369.0	میٹرک ٹن	جس میں: گندم
-4.7	-5.0	-9.5	-48.5	819.2	913.2	859.9	961.8	میٹرک ٹن	پام آئل
	-2.0	-88.0		4385.4		4473.4			مشینری گروپ جس میں
	67.2	435.2		1083.1		647.9			بکلی پیدا کرنے والی مشینری
	-49.8	-711.6		716.3		1427.9			ٹیلی مواصلات
	-40.9	-613.3		886.8		1500.1			ٹرانسپورٹ گروپ جس میں
	-27.2	-233.0		622.8		855.8			سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں
	-58.7	-365.3		257.3		622.5			طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں
	9.2	581.0		6921.2		6340.2			پٹرولیم گروپ
-12.4	15.0	0.7	511.9	540.1	3929.4	616.8	3417.6	میٹرک ٹن	پٹرولیم مصنوعات
-10.7	2.4	-8.6	69.1	541.2	2991.7	606.3	2922.7	میٹرک ٹن	خام پٹرولیم
	-35.4	-567.3		1037.4		1604.7			ٹیکسٹائل گروپ جس میں
-16.1	-56.3	-63.3	-513.7	1395.0	399.2	1663.6	912.9	میٹرک ٹن	خام کپاس
	-3.4	-124.7		3528.9		3653.6			زرعی و دیگر کیمیکل گروپ جس میں
-33.5	-41.5	-61.1	-259.8	374.8	365.7	563.6	625.5	میٹرک ٹن	تیار کردہ
	12.0	213.4		1998.5		1785.2			دیگر کیمیکلز
	-3.2	-55.9		1669.0		1724.8			دھات گروپ جس میں
-11.6	-14.4	-24.3	-63.8	275.5	380.2	311.8	443.9	میٹرک ٹن	لوہا اور اسٹیل کا اسکرپ
	-8.6	-40.0		427.3		467.4			متفرق گروپ
	16.2	302.6		2165.0		1862.4			دیگر تمام اشیاء
	-1.5	-367.4		23770.5		24137			کل درآمدات

گندم کی درآمد میں جولائی تا فروری مالی سال 09ء کے دوران سال ہلال خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا (دیکھئے جدول 6.18)۔ حکومت نے (1) گندم کی مقامی قلت دور کرنے، اور (2) مستحکم طریقے سے ملکی رسد جاری رکھنے کی غرض سے ایک ملین ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ ان مقاصد کے لیے مالی سال 09ء کے دوران 2.5 ملین ٹن گندم درآمد کی گئی۔ گزشتہ مالی سال کے دوران گندم کی قلت رہی تھی لہذا حکومت نے نئی فصل کے لیے گندم کی سرکاری قیمت بہت بلند یعنی 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی۔ اس اقدام سے گندم کا زیر کاشت رقبہ بڑھ گیا ہے اور اطلاعات کے مطابق حالیہ فصل شاندار ہونے کی توقع ہے۔

تاہم نئی فصل کی گندم کو برتنے کے حوالے سے بعض مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ گندم کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی<sup>27</sup> کی وجہ سے درآمدی گندم کی

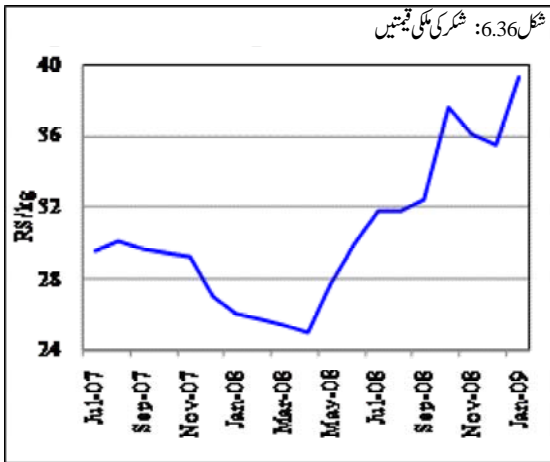
<sup>27</sup> گندم کی عالمی قیمتیں اپریل 08ء میں 440 ڈالر فی میٹرک ٹن تک چڑھنے کے بعد جنوری 09ء میں تقریباً 240 ڈالر تک آ گئیں۔



اکائی قیمت بھی نئی فصل کی سرکاری قیمت کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہو گئی ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔ ایسے میں گندم کی موجودہ فصل کے مذکورہ سرکاری نرخوں پر حصول کے لیے کاشت کاروں کو بھاری زرعات دینا ہوگا اور یوں حکومت کو بھاری مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا۔

بجلی سازی کی مشینری کی درآمد میں رواں مالی سال کے زیر جائزہ عرصے میں سال بسال نمایاں اضافہ ہوا۔ آنے والی گرمیوں میں بجلی کے بڑے پیمانے پر ممکنہ تعطل کو دیکھتے ہوئے لوگ جزیرہ خرید رہے ہیں

جس سے جزیرہ کی طلب بڑھ رہی ہے۔ اس کے علاوہ واپڈا، پمپکو اور کے ای ایس سی کی جانب سے بجلی ساز پلانٹس کی عارضی درآمد پر ڈیوٹی معاف کرنے کا حکومت کا فیصلہ بھی ممکن ہے کہ اس زمرے کی درآمد میں اضافے کا ایک سبب ہو۔<sup>28</sup> اس کے علاوہ مختلف آئی پی بیز پر جاری کام کی وجہ سے بھی اس مشینری کی درآمد بڑھ سکتی ہے۔



مالی سال 09ء کے جولائی تا فروری عرصے کے دوران 14.1 ملین ڈالر کی شکر درآمد کی گئی، تاہم گنے کی ملکی فصل سال بسال کم ہونے کے باعث مالی سال کی چوتھی سہ ماہی کے بعد سے شکر کی درآمد میں تیز رفتار اضافہ متوقع ہے۔<sup>29</sup> شکر کی ملکی قیمتیں بڑھنے سے روکنے کے لیے حکومت نے ٹی سی پی کو درآمدی عمل شروع کرنے کی ہدایت کر دی جبکہ شکر کی قیمتیں گزشتہ سال مئی سے مسلسل بڑھ رہی ہیں (دیکھئے شکل 6.36)۔ چونکہ گزشتہ مالی سال گنے کی

فصل میں 14.4 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا تھا، مئی 08ء سے شکر کی ملکی قیمتیں بڑھنے کی وجہ شکر کے ذخائر میں کمی نہیں ہو سکتی، البتہ اس میں جس چیز کو دخل ہو سکتا ہے وہ شکر کی ذخیرہ اندوزی اور ہمسایہ ملکوں کو اسمگلنگ ہے۔ اس رجحان کی روک تھام کے لیے رواں مالی سال فروری میں اسٹیٹ

<sup>28</sup> واپڈا اور پمپکو کو 11 جون 08ء سے، اور کے ای ایس سی کو 2 جنوری 09ء سے ڈیوٹی سے مستثنیٰ پاور پلانٹس درآمد کرنے کی اجازت دی گئی بشرطیکہ انہیں دوبارہ درآمد کر دیا جائے۔ (ماخذ: ایف ٹی آر)۔

<sup>29</sup> تخمینے کے مطابق مالی سال 09ء کے دوران شکر کی پیداوار میں 18.5 فیصد کی سال بسال کمی دیکھی گئی۔

بینک نے شکر کی تجارتی ماکاری پر 50 فیصد کیش مارجن کی شرط عائد کر دی جسے بعد میں ہٹا لیا گیا۔<sup>30</sup>

اس بحث سے، اور درج ذیل تین عوامل کی بنا پر یہ اشارہ ملتا ہے کہ مالی سال 09ء کے بقیہ عرصے میں درآمدی نمو میں کمی آسکتی ہے:

(1) مجموعی درآمدات میں قیمتوں کے اثرات کم ہونے کا جو سلسلہ رواں مالی سال جنوری سے شروع ہوا تھا وہ بقیہ سال بھی جاری رہنے کا امکان ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ مالی سال کی دوسری ششماہی میں اجناس کی عالمی قیمتیں آج کے مقابلے میں نمایاں طور پر بلند سطح پر تھیں۔

(2) بڑی مقدار میں گندم کی درآمد کی وجہ سے درآمدات میں ہونے والا اضافہ بقیہ مالی سال میں ختم ہو جائے گا کیونکہ ملکی گندم دستیاب ہو جائے گی۔

(3) اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے درآمدات میں عمومی کمی کا سلسلہ مالی سال کے بقیہ عرصے میں بھی جاری رہنے کا امکان ہے۔

بجلی سازی کی مشینری، شکر، خام پیٹرولیم اور دیگر کیمیکلز کی درآمد بڑھنے کا امکان ہے تاہم اس اضافے کے اثرات کو مذکورہ بالا عوامل متوقع طور پر زائل کر دیں گے۔ اس تناظر میں مالی سال 09ء کی مجموعی درآمدات میں سال بسال بڑی کمی کا امکان ہے۔

<sup>30</sup> بی پی آر ڈی گشتی مراسلہ نمبر 2، برائے 2009ء، انٹینٹ بینک۔